Presented By: www.jafrilibrary.com

امام علیؑ کی جانب سے اپنی فوج سے کیے گئے شکوے

https://danishkadah.com/balaghaindex.php

خطبات اس ویب سائٹ کے ریفرینس سے ہیں

Contents

خطبہ ۹ :خطبہ اصحاب جمل کا بوداپن ۲

خطبہ 11: محمد بن حنفیہ کو آداب حرم کی تعلیم ۲

خطبہ 24 : جنگ پر آمادہ کرنے کے لیے فرمایا: ۳

خطبہ 25: بسر ابن ابء ارطاۃ کی تاخت و تاراج کے بعد جنگ سے جی چرانے والے ساتھیوں کے متعلق فرمایا ۳

خطبہ 27: جہاد پر برانگیختہ کرنے کے لیے فرمایا ۵

طبہ29: جنگ کے موقعہ پر حیلے بہانے کرنے والوں کے متعلق فرمایا ۸

خطبہ 33: جب جنگ جمل کے لیے روانہ ہوئے تو فرمایا ۱۰

:36اہل نہروان کو ان کے انجام سے مطلع کرنے کے لیے فرمایا ۱۰

خطبہ 39: جنگ جی چرانے والوں کی مذمت میں ۱۱

خطبہ 41: غداری کی مذمت میں ۱۱

خطبہ 42: نفسانی خواہشوں اور لمبی امیدوں کے متعلق فرمایا ۱۲

خطبہ 43: جب آپ کے ساتھیوں نے جنگ کی تیاری کے لیے کہا تو آپ (ع) نے فرمایا ۱۲

خطبہ 48: جب شام کی طرف روانہ ہوئے تو فرمایا ۱۳

خطبہ 56: میدان جنگ میں آپ (ع) کی صبر و ثبات کی حالت ۱۳

خطبہ 64: جنگ صفین میں تعلیم حرب کے سلسلے میں فرمایا ۱۵

خطبہ 67: اپنے اصحاب کی کجروی اور بے رخی کے بارے میں فرمایا ۱۶

خطبہ 69: اہل عراق کی مذمت میں فرمایا ۱۶

خطبہ 95: اپنے اصحاب کو تنبیہ اور سرزنش کرتے ہوئے فرمایا ۱۸

خطبہ 105: جنگ صفین میں جب [ع] کے ایک حصہ لشکر کے قدم اکھڑنے کے بعد دوبارہ جم گئے تو فرمایا ۲۰

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 115: خدا کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کے متعلق فرمایا ۲۱
خطبہ 117: جب اپنے ساتھیوں کو دعوت جہاد دی اوروہ خاموش رہے تو فرمایا ۲۱
خطبہ 121: جنگ کے موقع پر کمزور اور پست ہمتوں کی مدد کرنے کی سلسلہ میں فرمایا............ ۲۳
خطبہ 122: میدان صفین میں اپنے اصحاب کو فنونِ جنگ کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا............ ۲۳
خطبہ 169: میدان صفین میں جب دشمن سے دوبدو ہوکر لڑنے کا ارادہ کیا تو فرمایا............ ۳۲
خطبہ 178: اپنے اصحاب کی مذمت میں فرمایا............ ۳۳
خطبہ 179: اس جماعت کے متعلق فرمایا کہ جو خوارج سے مل جانے کا تہیّہ کئے بیٹھی تھیں ۳٤
خطبہ 198: معاویہ کی غدّاری و فریب کاری اور غداروں کا انجام ۳٦
خطبہ 210: حق کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لینے والوں کے بارے میں فرمایا ۳٦

خطبہ۹ : خطبہ اصحاب جمل کا بوداپن

وہ رعد کی طرح گرجے اور بجلی کی طرح چمکے۔ مگر ان دونوں باتوں کے باوجود بزدلی ہی دکھائی اور ہم جب تک دشمن پر ٹوٹ نہیں پڑتے گرجتے نہیں اور جب تک (عملی طور پر) برس نہیں لیتے (لفظوں کا) سیلاب نہیں بہاتے۔

خطبہ 11: محمد بن حنفیہ کو آداب حرم کی تعلیم

جب جنگ جمل میں علَم اپنے فرزند محمد بن حنفیہ کو دیا، تو ان سے فرمایا:

پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ اپنے دانتوں کو بھینچ لینا۔ اپنا کاسیہ ٔ سر اللہ کو عاریت دے دینا۔ اپنے قدم زمین میں گاڑ دینا۔ لشکر کی آخری صفوں پر اپنی نظر رکھنا اور (دشمن کی کثرت و طاقت سے) آنکھوں کو بند کر لینا اور یقین رکھنا کہ مدد خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 24: جنگ پر آمادہ کرنے کے لیے فرمایا:

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رُو رعایت اور سستی نہیں کروں گا۔

اللہ کے بندو!

اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بھاگ کر اس کے دامنِ رحمت میں پناہ لو، اللہ کی دکھائی ہوئی راہ پر چلو اور اسکے عائد کردہ احکام کو بجالاؤ

(اگر ایسا ہو تو) علی تمہاری نجات اُخروی کا ضامن ہے۔ اگرچہ دنیوی کامرانی تمہیں حاصل نہ ہو۔

خطبہ 25: بسر ابن ابی ارطاۃ کی تاخت و تاراج کے بعد جنگ سے جی چرانے والے ساتھیوں کے متعلق فرمایا

جب امیر المؤمنین (ع) کو پے در پے یہ اطلاعات ملیں کہ مُعاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جما رہے ہیں اور یمن کے عامل عبیداللہ ابنِ عباس اور سپہ سالارِ لشکر سعید ابنِ نمران بسر ابن ابی ارطات سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کی جہاد میں سُستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بددل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا۔

یہ عالم ہے اس کوفہ کا، جس کا بندوبست میرے ہاتھ میں ہے

(اسے شہر کوفہ) اگر تیرا یہی عالم رہا کہ تجھ میں آندھیاں چلتی رہیں، تو خدا تجھے غارت کرے۔

پھر آپ نے شاعر کا یہ شعر بطورِ تمثیل پڑھا۔

اے عمرو! تیرے اچھے باپ کی قسم، مجھے تو اس برتن سے تھوڑی سی چکناہٹ ہی ملی ہے (جو برتن کے خالی ہونے کے بعد اس میں لگی رہ جاتی ہے) مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ بسر یمن پر چھا گیا ہے۔

بخدا میں تو اب ان لوگوں کے متعلق یہ خیال کرنے لگا ہوں کہ وہ عنقریب سلطنت و دولت کو تم سے ہتھیا لیں گے، اس لئے کہ وہ (مرکز) باطل پر متحد و یکجا ہیں اور تم اپنے (مرکز) حق سے پراگندہ و منتشر۔

تم امرِ حق میں اپنے امام کے نافرمان اور وہ باطل میں بھی اپنے امام کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ اپنے ساتھی (معاویہ) کے ساتھ امانت داری کے فرض کو پورا کرتے ہیں اور تم خیانت کرنے سے نہیں چوکتے۔

وہ اپنے شہروں میں امن بحال رکھتے ہیں اور تم شور شیں برپا کرتے ہو

میں اگر تم میں سے کسی کو لکڑی کے ایک پیالے کا بھی امین بناؤں تو یہ ڈر رہتا ہے کہ وہ اس کے کنڈے کو توڑ کر لے جائے گا۔

اے اللہ وہ مجھ سے تنگ دل ہو چکے ہیں اور میں ان سے۔ وہ مجھ سے تنگ دل ہو چکے ہیں اور میں ان سے۔ وہ مجھے سے اکتا چکے ہیں اور میں ان سے۔

مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عطا کر اور میرے بدلے میں انہیں کوئی اور بُرا حاکم دے۔

خدایا ان کے دلوں کو اس طرح (اپنے غضب سے) پگھلا دے جس طرح نمک پانی میں گھول دیا جاتا ہے۔

خدا کی قسم میں اس چیز کو دوست رکھتا ہوں کہ تمہارے بجائے میرے پاس بنی فراس ابن غنم کے ایک ہی ہزار سوار ہوتے ایسے (جن کا وصف شاعر نے یہ بیان کیا ہے کہ) اگر تم کسی موقعہ پر انھیں پکارو، تو تمہارے پاس ایسے سوار پہنچیں جو تیز روی میں گرمیوں کے ابر کے مانند ہیں اس کے بعد حضرت منبر سے نیچے آتر آئے۔

سید رضی اللہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس شعر میں لفظِ ارمیہ رمی کی جمع ہے، جس کے معنی اَبر کے ہیں اور حمیم کے معنی یہاں پر موسمِ گرم کے ہیں اور شاعر نے گرمیوں کے ابر کی تخلیق اس لئے کی ہے کہ وہ سر سریع السیر اور تیز ہوتا ہے اور ابر سست گام اس وقت ہوتا ہے جب اس میں پانی بھرا ہوا ہو اور ویسے ابرِ (ملکِ عرب) عموماً سردیوں میں اٹھتے ہیں۔ اس شعر سے شاعر کا مقصود یہ ہے کہ انہیں جب مدد کے لئے پکارا جاتا ہے اور ان سے فریاد سی کی جاتی ہے تو وہ تیزی سے بڑھتے ہیں اور اس کی دلیل شعر کا پہلا مصرع ہے۔ ھنالک لو دعوت اتاک منھم (اگر تم پکارو تو وہ تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔

)ا (جب تحکیم کے بعد معاویہ کے قدم مضبوطی سے جم گئے تو اس نے اپنا دائرہ سلطنت وسیع کرنے کے لئے امیر المؤمنین کے مقبوضہ شہروں پر قبضہ جمانے کی تدبیریں شروع کر دیں اور مختلف علاقوں میں اپنی فوجیں بھیج دیں تا کہ وہ جبر و تشدد سے امیرِ شام کے لئے بیعت حاصل کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بسر ابن ابی ارطاۃ کو حجاز روانہ کیا۔ جس نے حجاز سے لے کر یمن تک ہزاروں بے گناہوں کے خون بہائے قبیلوں کے قبیلے زندہ آگ میں جلا دیئے اور چھوٹے

Presented By: www.jafrilibrary.com

چھوٹے بچوں تک کو قتل کیا یہاں تک کہ عبید اللہ ابنِ عباس والی یمن کے دو کمسن بچوں قثم اور عبد الرحمٰن کو ان کی ماں حوریہ بنت خالد کے سامنے ذبح کر دیا۔

امیر المومنین کو جب اس کی سفاکیوں اور خونریزیوں کا علم ہوا تو آپ نے اس کی سر کوبی کے لئے لشکر روانہ کرنا چاہا مگر پیہم جنگ آزمائیوں کی وجہ سے لوگ جنگ سے جی چھوڑ بیٹھے تھے اور سر گرمی کے بجائے بد دلی ان میں پیدا ہو چکی تھی۔ حضرت نے جب ان کو جنگ سے پہلو بچاتے ہوئے دیکھا تو یہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں انہیں حمیت و غیرت دلائی ہے، اور دشمن کی باطل نوازیوں اور ان کے مقابلے میں ان کی کوتاہیوں کا تذکرہ کر کے انہیں جہاد پر اُبھارا ہے۔ آخر جاریہ ابنِ قدامہ نے آپ کی آواز پر لبیک کہی، اور دو ہزار کے لشکر کے ساتھ اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور اس کا پیچھا کر کے اسے امیر المؤمنین کے مقبوضات سے نکال باہر کیا۔

خطبہ 27: جہاد پر برانگیختہ کرنے کے لیے فرمایا

جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے اللہ نے اپنے خاص دوستوں کے لئے کھولا ہے۔

یہ پرہیز گاری کا لباس اللہ کی محکم زرہ اور مضبوط سپر ہے جو اس سے پہلو بچاتے ہوئے اسے چھوڑ دیتا ہے

خدا اسے ذلت و خواری کا لباس پہنا اور مصیبت و ابتلا کی ردا اوڑھا دیتا ہے

اور ذلتوں اور خواریوں کے ساتھ ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اور مدہوشی و غفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔

اور جہاد کو ضائع و برباد کرنے سے حق اس کے ہاتھ سے لے لیا جاتا ہے۔ ذلت اسے سہنا پڑتی ہے اور انصاف اس سے روک لیا جاتا ہے۔

میں نے اس قوم سے لڑنے کے لئے رات بھی اور دن بھی علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی تمہیں پکارا اور للکارا، اور تم سے کہا کہ قبل اس سے کہ وہ جنگ کے لئے بڑھیں تم ان پر دھاوا بول دو۔

خدا کی قسم جن افراد قوم پر ان کے گھروں کے حدود کے اندر ہی حملہ ہو جاتا ہے۔ وہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ لیکن تم نے جہاد کو دوسروں پر ٹال دیا اور ایک دوسرے کی مدد سے پہلو بچانے لگے۔ یہاں تک کہ تم پر غارت گریاں ہوئیں اور تمہارے شہروں پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

اسی بنی غامد کے آدمی (سفیان ابنِ عوف) ہی کو دیکھ لو کہ اس کی فوج کے سوار (شہر) انبار کے اندر پہنچ گئے اور حسان ابنِ حسان بکری کو قتل کر دیا اور تمہارے محافظ سواروں کو سرحدوں سے ہٹا دیا اور

مجھے تو یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ اس جماعت کا ایک آدمی مسلمان اور ذمی عورتوں کے گھروں میں گھس جاتا تھا اور اس کے پیروں سے کڑے (ہاتھوں سے کنگن) او گلوبند اور گوشوارے اتار لیتا تھا

اور ان کے پاس اس سے حفاظت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا تھا۔ سوا اس کے کہ اِنّا للہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہتے صبر سے کام لیں یا خوشامدیں رک کے اس سے رحم کی التجا کریں۔

وہ لدے پھندے ہوئے پلٹ گئے۔ نہ کسی کے زخم آیا نہ کسی کا خون بہا۔

اب اگر کوئی مسلمان ان سانحات کے بعد رنج و ملال سے مر جائے تو اسے ملامت نہیں کی جا سکتی بلکہ میرے نزدیک ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

العجب ثم العجب خدا کی قسم ان لوگوں کا باطل پر ایکا کر لینا اور تمہاری جمعیت کا حق سے منتشر ہو جانا۔ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور رنج و اندوہ بڑھا دیتا ہے۔ تمہارا بُرا ہو۔

تم غم و حزن میں مبتلا رہو۔ تم تو تیروں کا از خود نشانہ بنے ہوئے ہو، تمہیں ہلاک و تاراج کیا جا رہا ہے مگر تمہارے قدم حملے کے لئے نہیں اٹھتے۔ وہ تم سے لڑ بھڑ رہے ہیں اور تم جنگ سے جی چراتے ہو۔

اللہ کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں اور تم راضی ہو رہے ہو۔

اگر گرمیوں میں تمہیں ان کی طرف بڑھنے کے لئے کہتا ہوں تو تم یہ کہتے ہو کہ یہ انتہائی شدت کی گرمی کا زمانہ ہے۔ اتنی مہلت دیجئے کہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے۔ اور اگر سردیوں میں چلنے کے لئے کہتا ہوں۔ تو تم یہ کہتے ہو کہ کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا ہے، اتنا ٹھہر جائیے کہ سردی کا موسم گزر جائے۔ یہ سب سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے باتیں ہیں۔ جب تم سردی اور گرمی سے اس طرح بھاگتے ہو تو پھر خدا کی قسم! تم تلواروں کو دیکھ کر اس سے کہیں زیادہ بھاگو گے۔

اے مردوں کی شکل و صورت والے نامردو!

تمہاری عقلیں بچوں کی سی، اور تمہاری حجلہ نشین عورتوں کے مانند ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں تو یہی چاہتا تھا کہ نہ تم کو دیکھتا، نہ تم سے جان پہچان ہوتی۔ ایسی شناسائی جو ندامت کا سبب اور رنج واندوہ کا باعث بنی ہے۔ اللہ تمہیں مارے، تم نے میرے دل کو پیپ سے بھر دیا ہے۔ اور میرے سینے کو غیظ وغضب سے چھلکا دیا ہے۔ تم نے مجھے غم وغزن کے جرعے پَے در پَے پلائے، نافرمانی کر کے میری تدبیر ورائے کو تباہ کر دیا۔ یہاں تک کہ قریش کہنے لگے کہ علی ہے تو مردِ شجاع۔ لیکن جنگ کے طور طریقوں سے واقف نہیں۔

اللہ ان کا بھلا کرے، کیا ان میں سے کوئی ہے جو مجھ سے زیادہ جنگ کی مذادلت رکھنے والا اور میدانِ ونما میں میرے پہلے سے کارِ نمایا کئے ہوئے ہو، میں تو ابھی بیس برس کا بھی نہ تھا کہ حرب وضرب کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اب تو ساٹھ سے اوپر ہو گیا ہوں، لیکن اس کی رائے ہی کیا جس کی بات نہ مانی جائے۔

(جنگِ صفین کے بعد معاویہ نے ہر طرف کشت وخون کا بازار گرم کر رکھا تھا اور امیر المؤمنین کے مقبوضہ شہروں پر جارحانہ اقدامات شروع کر دیئے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہیت، انبار اور مدائن پر حملہ کرنے کے لئے سفیان ابنِ عوف غامدی کو چھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ پہلے تو ہیت پہنچا، مگر اسے خالی پا کر انبار کی طرف بڑھ نکلا۔ یہاں امیر المؤمنین کی طرف سے پانچ سو سپاہیوں کا ایک دستہ حفاظت کے لئے مقرر تھا۔ مگر وہ مُعاویہ کے اس لشکرِ جرار کو دیکھ کر جم نہ سکا۔ صرف سو آدمی اپنے مقام پر جمے رہے اور انہوں نے جہاں تک ممکن تھا، ڈٹ کر مقابلہ بھی کیا۔ مگر دشمن کی فوج نے مل کر ایسا سخت حملہ کیا کہ ان کے بھی قدم اکھڑ گئے اور رئیس لشکر حسان ابن حسان بکری تیس آدمیوں کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ جب میدان خالی ہو گیا، تو دشمنوں نے پوری آزادی کے ساتھ انبار کو لوٹا اور شہر کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔

امیر المؤمنین کو جب اس حملہ کی اطلاع ملی، تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو دشمن کی سرکوبی کے لئے ابھارا، اور جہاد کی دعوت دی مگر کسی طرف سے صدائے "لبیک" بلند نہ ہوئی، تو آپ پیچ وتاب کھاتے ہوئے منبر سے نیچے اتر آئے، اور اسی عالم میں پیادہ پا رچشمن کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا، تو ان کی غیرت وحمیت بھی جوش میں آئی، اور وہ بھی پیچھے پیچھے ہو لئے۔ جب وادیٔ نخیلہ میں پہنچ کر حضرت نے منزل کی، تو ان لوگوں نے آپ کے گرد گھیرا ڈال لیا، اور باصرار کہنے لگے کہ یا امیر المؤمنین (ع) آپ پلٹ جائیں۔ ہم فوجِ دشمن سے نپٹ لینے کے لئے کافی ہیں۔ جب ان لوگوں کا اصرار حد سے بڑھا، تو آپ پلٹنے کے لئے آمادہ ہو گئے اور سعید ابنِ قیس آٹھ ہزار کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

جمعیت کے ساتھ ادھر روانہ ہو گئے۔ مگر سفیان ابنِ عوف کا لشکر جا چکا تھا اور سعید ابنِ قیس بے لڑے واپس آئے۔ جب سعید کوفہ پہنچے، تو ابنِ ابی الحدید کی روایت کی بناء پر حضرت رنج واندوہ کے عالم میں باب السدّہ پر آکر بیٹھ گئے اور ناسازی وطبیعت کی وجہ سے یہ خطبہ لکھ کر اپنے غلام سعد کو دیا کہ وہ پڑھ کر سنادے۔ مگر مبرو نے ابن عائشہ سے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت نے یہ خطبہ مقامِ نخیلہ میں ایک بلندی پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا، اور ابنِ میثم نے اسی قول کو ترجیح دی ہے

طبہ 29: جنگ کے موقعہ پر حیلے بہانے کرنے والوں کے متعلق فرمایا

اے وہ لوگو جن کے جسم یکجا اور خواہشین جُدا جُدا ہیں

تمہاری باتیں تو سخت پتھروں کو بھی نرم کر دیتی ہیں، اور تمہارا عمل ایسا ہے کہ جو دشمنوں کو تم پر دندان آز تیز کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔

اپنی مجلسوں میں تو تم کہتے پھرتے ہو کہ یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے

اور جب جنگ چھڑ ہی جاتی ہے، تو تم اس سے پناہ مانگنے لگتے ہو،

جو تم کو مدد کے لئے پکارے اس کی صدا بے دقعت اور جس کا تم جیسے لوگوں سے واسطہ پڑا ہو، اس کا دل ہمیشہ بے چین ہے۔

حیلے حوالے ہیں غلط سلط اور مجھ سے جنگ میں تاخیر کرنے کی خواہشیں ہیں۔ جیسے نادہند مقروض اپنے قرض خواہ کو ٹالنے کی کوشش کرتا ہے۔ ذلیل آدمی ذلت آمیز زیادتیوں کی روک تھام نہیں کر سکتا اور حق تو بغیر کوشش کے نہیں ملا کرتا۔ اس گھر کے بعد اور کون سا گھر ہے۔ جس کی حفاظت کرو گے اور میرے بعد اور کس امام کے ساتھ ہو کر جہاد کرو گے۔ خدا کی قسم جسے تم نے دھوکا دے دیا ہو اس کے فریب خوردہ ہونے میں کوئی شک نہیں اور جسے تم جیسے لوگ ملے ہوں تو اس کے حصہ میں وہ تیر آتا ہے جو خالی ہوتا ہے اور جس نے تم کو (تیروں کی طرح) دشمنوں پر پھینکا ہو، اس نے گویا ایسا تیر پھینکا ہے، جس کا سوفار لوٹ چکا ہو اور پیکان بھی شکستہ ہو۔

خدا کی قسم!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میری کیفیت تواب یہ ہے نہ میں تمہاری کسی بات کی تصدیق کر سکتا ہوں اور نہ تمہاری نصرت کی آس مجھے باقی رہی، اور نہ تمہاری وجہ سے دشمن کو جنگ کی دھمکی دے سکتا ہوں۔

تمھیں کیا ہو گیا، تمہارا مرض کیا ہے اور اس کا چارہ کیا ہے اس قوم (اہلِ شام) کے افراد بھی تو تمہاری ہی شکل و صورت کے مرد ہیں، کیا باتیں ہی باتیں رہیں گی۔

جانے بُوجھے بغیر اور صرف غفلت و مدہوشی ہے۔

تقویٰ و پرہیزگاری کے بغیر (بلندی کی) حرص ہی حرص ہے۔ مگر بالکل ناحق۔

۱) (جنگ نہروان کے بعد معاویہ نے ضحاک ابن قیس فہری کو چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ اطرافِ کوفہ میں اس مقصد سے بھیجا کہ وہ ان نواحی میں شورش و انتشار پھیلائے، اور جسے پائے اسے قتل کر دے اور جہاں تک ہو سکے قتل و غارت کا بازار گرم کرے تا کہ امیر المؤمنین سکون و اطمینان سے نہ بیٹھ سکیں۔ چنانچہ وہ اس مقصد کو سرانجام دینے کے لئے روانہ ہوا، اور بے گناہوں کے خون بہاتا ہوا، اور ہر طرف تباہی مچاتا ہوا مقام ثعلبیہ تک پہنچ گیا۔ یہاں پر حجاج کے ایک قافلہ پر حملہ کیا اور ان کا سارا مال و اسباب لوٹ لیا اور پھر مقام مقطقطانہ پر صحابیِ رسول ﷺ عبداللہ ابن مسعود کے بھتیجے عمرو ابن عمیس اور ان کے ساتھیوں کو تہ تیغ کر دیا اور یُونہی ہر جگہ وحشت و خونخواری شروع کر دی۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کو جب ان غارت گریوں کا علم ہوا، تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو جنگ کے لئے بلایا تا کہ ان درندگیوں کی روک تھام کی جائے۔ مگر لوگ جنگ سے پہلو بچاتے ہوئے نظر آئے۔ آپ ان لوگوں کی سست قدمی و بددلی سے متاثر ہو کر منبر پر تشریف لے گئے اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ان لوگوں کو غیرت دلائی ہے کہ وہ بزدلوں کی طرح جنگ سے بچنے کی کوشش نہ کریں، اور اپنے ملک کی حفاظت کے لئے جوانمردوں کی طرح اُٹھ کھڑے ہوں، اور غلط سلط حیلے حوالوں سے کام نہ لیں۔ آخر حجر ابن عدی کندی چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ دشمن کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور مقام تدمر پر اسے جا لیا۔ ابھی دونوں فریق میں معمولی سی چھڑپ ہوئی تھی کہ رات کا اندھیرا پھیلنے لگا، اور وہ صرف انیس آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ امر المؤمنین علیہ السلام کی فوج میں سے بھی دو آدمیوں نے جامِ شہادت پیا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 33: جب جنگ جمل کے لیے روانہ ہوئے تو فرمایا

امیر المؤمنین جب اہل بصرہ سے جنگ کے لئے نکلے تو عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں مقامِ ذی قار میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنا جوتا ٹانک رہے ہیں۔ (مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے ابنِ عباس اس جوتے کی کیا قیمت ہو گی؟) میں نے کہا کہ اب تو اس کی کچھ بھی قیمت نہ ہو گی، تو آپ نے فرمایا کہ
اگر میرے پیشِ نظر حق کا قیام اور باطل کا مٹانا ہو تو تُم لوگوں پر حکومت کرنے سے یہ جوتا مجھے کہیں زیادہ عزیز ہے۔
پھر آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں میں یہ خطبہ دیا۔
اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت بھیجا کہ جب عربوں میں نہ کوئی کتاب (آسمانی) کا پڑھنے والا تھا نہ کوئی نبوت کا دعوے دار۔ آپ نے ان لوگوں کو ان کے (صحیح) مقام پر اتارا، اور نجات کی منزل پر پہنچا دیا۔ یہاں تک کہ ان کے سارے خم جاتے رہے اور حالات محکم و استوار ہو گئے۔ خدا کی قسم! میں بھی ان لوگوں میں تھا جو اس صورتِ حال میں انقلاب پیدا کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ انقلاب مکمل ہر گیا۔ میں نے (اس کام میں) نہ کمزوری دکھائی نہ بزدلی سے کام لیا۔ اور اب بھی میرا اقدام ویسے ہی مقصد کے لئے ہے تو سہی جو میں باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلے سے نکال لوں۔ مجھے قریش سے وجہ نزاع ہی اور کیا ہے۔ خدا کی قسم! میں نے تو ان سے جنگ کی، جبکہ وہ کافر تھے اور اب بھی جنگ کروں گا جبکہ وہ باطل کے ورغلانے میں آچکے ہیں اور جس شان سے میں کل اُن کا مدِّمقابل رہ چکا ہوں، ویسا ہی آج ثابت ہوں گا۔

36: اہل نہروان کو ان کے انجام سے مطلع کرنے کے لیے فرمایا

میں تمہیں متنبّہ کر رہا ہوں کہ تم لوگ اس نہر کے موڑوں اور اس نشیب کی ہموار زمینوں پر قتل ہو ہو کر گرے ہوئے ہو گے۔ اس عالم میں کہ نہ تمہارے پاس اللہ کے سامنے (عذر کرنے لے لیے) کوئی واضح دلیل ہو گی نہ کوئی روشن ثبوت۔ اس طرح کہ تم اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے اور پھر قضائے الٰہی نے تمہیں اپنے پھندے میں جکڑ لیا۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی اس تحکیم سے روکا تھا۔ لیکن تم نے میرا حکم ماننے سے مخالف پیمان شکنوں کی طرح انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ (مجبوراً) مجھے بھی اپنی رائے کو ادھر موڑنا پڑا جو تم چاہتے تھے۔ تم ایک ایسا گروہ ہو جن کے افراد کے سر

Presented By: www.jafrilibrary.com

عقلوں سے خالی،اور فہم و دانش سے عاری ہیں۔ خدا تمہارا بُرا کرے میں نے تمہیں نہ کسی مصیبت میں پھنسایا ہے، نہ تمہارا بُرا چاہا تھا۔

خطبہ 39: جنگ جی چرانے والوں کی مذمت میں

میرا ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا ہے جنہیں حکم دیتا ہوں تو مانتے نہیں۔ بلاتا ہوں، تو آواز پر لبیک نہیں کہتے۔
تمہارا بُرا ہو۔ اب اپنے اللہ کی نصرت کرنے میں تمہیں کس چیز کا انتظار ہے۔
کیا دین تمہیں ایک جگہ اکھٹا نہیں کرتا اور غیرت و حمیت تمہیں جوش میں نہیں لاتی؟
میں تم میں کھڑا ہو کر چلاتا ہوں اور مدد کے لیے پکارا ہوں، لیکن تم نہ میری کوئی بات سنتے ہو، نہ میرا کوئی حکم مانتے ہو یہاں تک کہ ان نافرمانیوں کے بُرے نتائج کھل کر سامنے آجائیں۔
نہ تمہارے ذریعے خون کا بدلا لیا جاسکتا ہے، نہ کسی مقصد تک پہنچا جاسکتا ہے۔ میں نے تم کو تمہارے ہی بھائیوں کی مدد کے لیے پکارا تھا۔ مگر تم اس اونٹ کی طرح بلبلانے لگے۔ جس کی ناف میں درد ہو رہا ہو، اور اس لاغر کمزور شتر کی طرح ڈھیلے پڑ گئے جس کی پیٹھ زخمی ہو
پھر میرے پاس تم لوگوں کی ایک چھوٹی سی متزلزل و کمزور فوج آئی۔ اس عالم میں کہ گویا اسے اس کی نظروں کے سامنے موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 41: غداری کی مذمت میں

وفائے عہد اور سچائی دونوں کا ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ ہے، اور میرے علم میں اس بڑھ کر حفاظت کی اور کوئی سپر نہیں جو شخص اپنی بازگشت کی حقیقت جان لے تا ہے وہ کبھی غداری نہیں کرتا۔
مگر ہمارا زمانہ ایسا ہے جس میں اکثر لوگوں نے غدر و فریب کو عقل و فراست سمجھ لیا ہے، اور جاہلوں نے ان کی (چالوں) کو حسنِ تدبیر سے منسوب کر دیا ہے۔ اللہ انہیں غارت کرے انہیں کیا ہو گیا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ شخص جو زمانے کی اُونچ نیچ دیکھ چکا ہے اور اس کے ہیر پھیر سے آگاہ ہے وہ کبھی کوئی تدبیر اپنے لیے دیکھتا ہے، مگر اللہ کے اوامر و نواہی اس کا راستہ روک کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو وہ اس حیلہ و تدبیر کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور اس ر قابو پانے کے باوجود چھوڑ دیتا ہے اور جسے کوئی دینی احساس سدِّ راہ نہیں ہے وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھالے جاتا ہے۔

خطبہ 42: نفسانی خواہشوں اور لمبی امیدوں کے متعلق فرمایا

اے لوگو!

مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ دو باتوں کا ڈر ہے۔

ایک خواہشوں کی پیروی، اور دوسرے امیدوں کا پھیلاؤ

خواہشوں کی پیروی وہ چیز ہے، جو حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کا پھیلاؤ آخرت کو بھلا دیتا ہے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا تیزی سے جا رہی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ مگر اتنا ہے کہ جیسے کوئی انڈیلنے والا برتن کو انڈیلے تو اس میں کچھ تری باقی رہ جاتی ہے اور آخرت کا ادھر رخ لیے ہوئے آ رہی ہے اور دنیا و آخرت ہر ایک والے خاص آدمی ہوتے ہیں۔

تو تم فرزندِ آخرت بنو، اور ابناء دنیا نہ بنو۔ اس لیے کہ ہر بیٹا روزِ قیامت اپنی ماں سے منسلک ہو گا آج عمل کا دن ہے اور حساب نہیں ہے اور کل حساب کا دن ہو گا، عمل نہ ہو سکے گا۔

خطبہ 43: جب آپ کے ساتھیوں نے جنگ کی تیاری کے لیے کہا تو آپ (ع) نے فرمایا

جب امیر المومنین علیہ السلام نے جریر ابن عبداللہ بجلی کو معاویہ کے پاس (بیعت لینے کے لیے) بھیجا تو آپ کے اصحاب نے آپ کو جنگ کی تیاری کا مشورہ دیا جس پر آپ نے فرمایا:۔

#اجنگ کے لیئے مستعد و آمادہ ہونا جب کہ جریرا بھی وہیں ہے۔ شام کا دروازہ بند کرنا ہے اور وہاں کے لوگ بیعت کا ارادہ بھی کریں، تو انہیں اس ارادۂ خیر سے روک دینا ہے بے شک میں نے جریر کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ ٹھہرے گا۔ تو یا ان سے قریب میں مبتلا ہو کر یا (عمداً) سرتابی کرتے ہوئے صحیح رائے کا تقاضا صبر و توقف

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے۔اس لئے ابھی ٹھہرے رہو۔البتہ اس چیز کو میں تمہارے لئے بُرا نہیں سمجھتا کہ (دَرپردہ) جنگ کا سازوسامان کرتے رہو۔

میں نے اس امر کو اچھی طرح سے پرکھ لیا ہے اور اندر باہر سے دیکھ لیا ہے۔مجھے تو جنگ کے علاوہ کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ یا یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی خبروں سے انکار کردوں۔حقیقت یہ ہے (مجھ سے پہلے) اس امت پر ایک ایسا حکمران تھا۔جس نے دین میں بدعتیں پھیلائیں،اور لوگوں کو زبانِ بعن کھولنے کا موقعہ دیا(پہلے تو) لوگوں نے اسے اُسے زبانی کہاسنا،پھر اس پر بگڑے،اور آخر سارا ڈھانچہ بدل دیا۔

خطبہ 48: جب شام کی طرف روانہ ہوئے تو فرمایا

اللہ کے لئے حمد وثنا ہے جب بھی رات آئے اور اندھیرا پھیلے،اور اللہ کے لئے تعریف وتوصیف ہے جب بھی ستارہ نکلے اور ڈوبے اور اس اللہ کے لئے مدح وستائش ہے کہ جس کے انعامات کبھی ختم نہیں ہوتے اور جس کے احسانات کا بدلہ اتارا نہیں جاسکتا۔

)آگاہ رہو کہ) میں نے فوج کا ہراول دستہ آگے بھیج دیا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ میرا فرمان پہنچنے تک اس دریا کے کنارے پڑاؤ ڈالے رہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس پانی کو عبور کرکے اس چھوٹے سے گروہ کے پاس پہنچ جاؤں جو اطراف دجلہ ّ مدائن) میں آباد ہے،اور اسے بھی تمہارے ساتھ دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا کروں اور انہیں تمہاری کمک کے لئے ذخیرہ بناؤں۔

خطبہ 56: میدان جنگ میں آپ(ع) کی صبر وثبات کی حالت

ہم (مسلمانوں) رسول اللہ (ص) کے ساتھ ہو کر اپنے باپ،بیٹوں،بھائیوں اور چچاؤں کو قتل کرتے تھے۔اس سے ہمارا ایمان بڑھتا تھا۔اطاعت اور راہِ حق کی پیروی میں اضافہ ہوتا تھا اور کرب والم کی سوزشوں پر صبر میں زیادتی ہوتی تھی اور دشمنوں سے جہاد کرنے کی کوششیں بڑھ جاتی تھیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

(جہاد کی صورت یہ تھی کہ) ہم میں کا ایک شخص اور فوجِ دشمن کا کوئی سپاہی دونوں مردوں کی طرح آپس میں بھڑتے تھے اور جان لینے کے لئے ایک دوسرے پر جھپٹے پڑتے تھے، کہ کون اپنے حریف کو موت کا پیالہ پلاتا ہے۔ کبھی ہماری جیت ہوتی تھی، اور کبھی ہمارے دشمن کی۔ چنانچہ جب خداوندِ علم نے ہماری (نیتوں کی) سچائی دیکھ لی۔ تو اس نے ہمارے دشمنوں (۱) کو رسوا و ذلیل کیا، اور ہماری نصرت و تائید فرمائی، یہاں تک کہ اسلام سینہ ٹیک کر اپنی جگہ پر جم گیا ،اور اپنی منزل پر برقرار ہو گیا۔

خدا کی قسم!

اگر ہم بھی تمہاری طرح کرتے تو نہ کبھی دین کا ستون گڑتا۔ اور نہ ایمان کا تنا برگ و بار لاتا۔ خدا کی قسم! تم اپنے کئے کے بدلے میں دودھ کے بجائے) خون دوہو گے۔ اور آخر تمہیں ندامت و شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

۱) (جب محمد ابن ابی بکر شہید کر دیئے گئے، تو معاویہ نے عبداللہ ابن عامر حضرمی کو بصرہ کی طرف بھیجا تاکہ اہلِ بصرہ کو پھر سے قتلِ عثمان کے انتقام کے لئے آمادہ کرے۔ چونکہ بیشتر اہالیٔ بصرہ اور خصوصاً بنی تمیم کا طبعی رجحان حضرت عثمان کی طرف تھا چنانچہ وہ بنی تمیم ہی کے ہاں آکر فروکش ہوا۔ یہ زمانہ وہ تھا کہ والیٔ بصرہ عبداللہ ابن عباس، زیاد ابنِ عبید کو قائم مقام بنا کر محمد ابن ابی بکر کی تعزیت کے لئے کوفہ گئے ہوئے تھے۔

جب بصرہ کی فضا بگڑنے لگی، تو زیاد نے امیر المؤمنین (ع) کو تمام واقعات سے اطلاع دی۔ حضرت نے کوفہ کے بنی تمیم کو بصرہ لے لئے آمادہ کرنا چاہا۔ مگر انہوں نے چپ سادھ لی اور کوئی جواب نہ دیا۔ امیر المؤمنین نے جب ان کی اس کمزوری و بے حمیتی کو دیکھا، تو یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ ہم پیغمبر (ص) کے زمانہ میں یہ نہیں دیکھتے تھے کہ ہمارے ہاتھوں سے قتل ہونے والے ہمارے ہی بھائی بند اور قریبی عزیز ہوتے ہیں۔ بلکہ جو حق سے ٹکراتا تھا ہم اس سے ٹکرانے کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور اگر ہم بھی تمہاری طرح غفلت و بے عملی کی راہ پر چلتے تو نہ دین کی بنیادیں مضبوط ہوتیں، اور نہ اسلام پروان چڑھتا۔ چنانچہ اس جھنجھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اعین ابن صبیعہ تیار ہوئے۔ مگر وہ بصرہ پر پہنچ کر دشمنوں کی تلواروں سے شہید ہو گئے۔ پھر حضرت نے جاریہ ابن قدامہ کو بنی تمیم پچاس افراد کے ساتھ روانہ کیا۔ انہوں نے اپنے قوم قبیلے کو سمجھانے بجھانے کی سر توڑ کوششیں کیں مگر وہ راہ راست پر آنے کے بجائے گالم گلوچ اور دست درازی پر اتر آئے، تو جاریہ نے زیاد اور بنی ازد کو اپنی مدد کے لئے پکارا۔ ان کے پہنچتے ہی ابن حضرمی اپنی جماعت کو لے کر نکل

Presented By: www.jafrilibrary.com

آیا۔ دونوں طرف سے کچھ دیر تک تلواریں چلتی رہیں۔ آخر ابن حضرمی ستر آدمیوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اور سبیل سعدی کے گھر میں پناہ لی۔ جاریہ کو جب کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ تو انھوں نے اس کے گھر میں آگ لگوا دی۔ جب آگ کے شعلے بلند ہوئے، تو وہ سراسیمہ ہو کر بچنے کے لئے ہاتھ پیر مارنے لگے مگر فرار میں کامیاب نہ ہو سکے، کچھ دیوار کے نیچے دب کر مر گئے اور کچھ قتل کر دیئے گئے۔

خطبہ 64: جنگ صفین میں تعلیم حرب کے سلسلے میں فرمایا

صفین کے دنوں میں اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے۔

اے گروہِ مسلمین!

خوفِ خدا کو اپنا شعار بناؤ۔ اطمینان و وقار کی چادر اوڑھ لو۔ اور اپنے دانتوں کو بھینچ لو۔ اس سے تلواریں سروں سے اچٹ جایا کرتی ہیں۔

زرّہ کی تمیل کرو۔ (یعنی اس کے ساتھ خود، جوشن بھی پہن لو) اور تلواروں کو کھینچنے سے پہلے نیاموں میں اچھی طرح ہلا جُلا لو۔ اور دشمن کو ترچھی نظروں سے دیکھتے رہو اور دائیں جائیں (دونوں طرف) نیزوں کے دار کرو، اور دشمن کو تلواروں کی باڑ پر رکھ لو۔ اور تلواروں کے ساتھ ساتھ قدموں کو آگے بڑھاؤ۔

اور یقین رکھو کہ تم اللہ کے رُوبرُو، اور رسول (ص) کے چچازاد بھائی کے ساتھ ہو۔ بار بار حملہ کرو اور بھاگنے سے شرم کرو۔ اس لئے کہ یہ پشتوں تک کے لئے ننگ و عار اور روزِ محشر جہنم کی آگ کا باعث ہے۔

خوشی سے اپنی جانیں اللہ کو دے دو اور پُر اطمینان رفتار سے موت کی جانب پیش قدمی کرو، اور (شامیوں کی) اس بڑی جماعت اور طنابوں سے کھنچے ہوئے خیمے کو اپنے پیشِ نظر رکھو، اور اس کے وسط پر حملہ کرو۔

اس لئے کہ شیطان اس کے ایک گوشے میں چھپا بیٹھا ہے۔ جس نے ایک طرف تو حملے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف بھاگنے کے لئے قدم پیچھے ہٹا رکھا ہے۔

تم مضبوطی سے اپنے ارادے پر جمے رہو۔ یہاں تک کہ حق (صبح کے) اجالے کی طرح ظاہر ہو جائے۔ (نتیجہ میں) تم ہی غالب ہو، اور خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہارے اعمال کو ضائع و برباد نہیں ہونے دے گا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 67:اپنے اصحاب کی کجروی اور بے رخی کے بارے میں فرمایا

اپنے اصحاب کی مذمت میں فرمایا:۔

کب تک میں تمہارے ساتھ ایسی نرمی اور رورعایت کرتا رہوں گا۔ جیسی ان اونٹوں سے کی جاتی ہے۔ جن کی کوہانیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہوں اور ان پھٹے پرانے کپڑوں سے کہ جنہیں ایک طرف سے سیا جائے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں۔

جب بھی شامیوں کے ہر اول دستوں میں سے کوئی دستہ تم پر منڈلاتا ہے، تو تم سب کے سب (اپنے گھروں) کے دروازے بند کر لیتے ہو اور اس طرح اندر دبک جاتے ہو جس طرح گوہ اپنے سُوراخ میں اور بجو اپنے بھٹ میں

جس کے تمہارے ایسے مددگار ہوں۔ اسے تو ذلیل ہی ہونا ہے

اور جس پر تم (تیر کی طرح) پھینکے جاؤ تو گویا اس پر ایسا تیر پھینکا گیا جس کا سوفار بھی شکستہ، اور پیکان بھی ٹوٹا ہوا ہے۔

خدا کی قسم

(گھروں کے) صحن میں تو تم بڑی تعداد میں نظر آتے ہو۔

لیکن جھنڈوں کے نیچے تھوڑے سے۔

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کس چیز سے تمہاری اصلاح اور کس چیز سے تمہاری کجروی کو دور کیا جا سکتا ہے۔

لیکن میں اپنے نفس کو بگاڑ کر تمہاری اصلاح کرنا نہیں چاہتا۔

خدا تمہاری چہروں کو بے آبرو کرے، اور تمہیں بد نصیب کرے

جیسی تم باطل سے شناسائی رکھتے ہو، ویسی حق سے تمہاری جان پہچان نہیں

اور جتنا حق کو مٹاتے ہو۔ باطل اتنا تم سے نہیں دبایا جاتا۔

خطبہ 69:اہل عراق کی مذمت میں فرمایا

اے (۱) اہل عراق!

Presented By: www.jafrilibrary.com

تم اس حاملہ عورت کے مانند ہو جو حاملہ ہونے کے بعد حمل کے دن پورے کرے، تو مرا ہوا بچہ گرا دے اور اس کا شوہر بھی مر چکا ہو، اور رنڈاپے کی مدت بھی دراز ہو چکی ہو اور (قریب نہ ہونے کی وجہ سے) دُور کے عزیز ہی اس کے وارث ہوں۔

بخدا میں تمہاری طرف بخوشی نہیں آیا، بلکہ حالات سے مجبور ہو کر آ گیا۔ مجھے یہ خبر پہنچتی ہے کہ تم کہتے ہو کہ علی (ع) کذب بیانی کرتے ہیں۔ خدا تمہیں ہلاک کرے (بتاؤ) میں کسی پر جھوٹ باندھ سکتا ہوں۔ کیا اللہ پر!

تو میں سب سے پہلے اس پر ایمان لانے والا ہوں یا اس کے نبی پر؟ میں سب سے پہلے ان کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ خدا کی قسم! ایسا ہر گز نہیں! بلکہ وہ ایک ایسا اندازِ کلام تھا جو تمہارے سمجھنے کا نہ تھا اور نہ تم میں اس کے سمجھنے کی اہلیت تھی۔ خدا تمہیں سمجھے۔ میں تو بغیر کسی عوض کے (علمی جواہر ریزے) نایاب ناپ کر دے رہا ہوں۔ کاش کہ ان کے لئے کسی کے ظرف میں سمائی ہوتی۔ (ٹھہرو) کچھ دیر بعد تم بھی اس کی حقیقت کو جان لو گے۔

۱) (تحکیم کے بعد جب عراقیوں نے معاویہ کے تابڑ توڑ حملوں کا جواب دینے میں سستی و بد دلی کا مظاہرہ کیا، تو ان کی مذمت و توبیخ کے سلسلے میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں صفین کے موقعہ پر ان کی فریب خوردگی اور جنگ سے دستبرداری کی طرف اشارہ کیا ہے اور ان کی حالت کو اس عورت سے تشبیہ دی ہے جس میں یہ پانچ وصف ہوں۔ (۱) وہ حاملہ ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ لڑنے بھڑنے کی پوری پوری صلاحیت و استعداد رکھتے تھے۔ اس بانجھ عورت کی مانند نہ تھے، کہ جس سے کوئی امید نہیں رکھی جا سکتی۔ (۲) مدت حمل پوری کر چکی ہو۔ یعنی تمام کٹھن اور دشوار گزار منزلوں کو طے کر کے فتح و کامرانی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ (۳) از خود حمل کو ساقط کر دیا ہو یعنی فتح کے قریب پہنچ کر صلح پر اتر آئے اور دامنِ مراد بھرنے کے بجائے نامرادیوں کو سمیٹ لیا۔ (۴) اس کے رنڈاپے کی مدت دراز ہو، یعنی ان کی حالت ایسی ہو گئی۔ جیسے ان کا کوئی سرپرست و نگران نہ ہو اور وہ بے والی و وارث جھٹک رہے ہوں۔ (۵) بیگانے اس کے وارث ہوں۔ یعنی اہلِ شام ان کے املاک پر قبضہ و تسلط جما رہے ہیں کہ جو ان سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 95:اپنے اصحاب کو تنبیہ اور سرزنش کرتے ہوئے فرمایا

اگر اللہ نے ظالم کو مہلت دے رکھی ہے تو اس کی گرفت سے تو وہ ہرگز نہیں نکل سکتا، اور وہ اس کی گزرگاہ اور گلے میں ہڈی پھنسنے کی جگہ پر موقع کا منتظر ہے

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے،

یہ قوم (اہل شام) تم پر غالب آ کر رہے گی۔

اس لیے نہیں کہ ان کا حق تم سے فائق ہے۔

بلکہ اسی لیے کہ وہ اپنے ساتھی (معاویہ) کی طرف باطل پر ہونے کے باوجود تیزی سے لپکتے ہیں

اور تم میرے حق پر ہونے کے باوجود سستی کرتے ہو۔

رعیتیں (۱) اپنے حکمرانوں کے ظلم و جور سے ڈرا کرتی تھیں

اور میں اپنی رعیت کے ظلم سے ڈرتا ہوں۔

میں نے تمہیں جہاد کے لیے ابھارا، لیکن تم (اپنے گھروں سے) نہ نکلے۔

میں نے تمہیں (کارآمد باتوں کو) سنانا چاہا مگر تم نے ایک نہ سنی اور میں نے پوشیدہ بھی اور علانیہ بھی تمہیں جہاد کے لیے پکارا اور للکارا۔ لیکن تم نے ایک نہ مانی اور سمجھایا بجھایا مگر تم نے میری نصیحتیں قبول نہ کیں۔

کیا تم موجود ہوتے ہوئے بھی غائب رہتے ہو، حلقہ بگوش ہوتے ہوئے گویا خود مالک ہو،

میں تمہارے سامنے حکمت اور دانائی کی باتیں بیان کرتا ہوں اور تم ان سے بھڑکتے ہو۔

تمہیں بلند پایہ نصیحتیں کرتا ہوں اور تم پراگندہ خاطر ہو جاتے ہو۔

میں ان باغیوں سے جہاد کرنے کے لیے تمہیں آمادہ کرتا ہوں، تو ابھی میری بات ختم بھی نہیں ہوتی کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اولاد سبا (۲) کی طرح تربتر ہو ہو گئے۔ اپنی نشست گاہوں کی طرف واپس چلے جاتے ہو۔ اور ان نصیحتوں سے غافل ہو کر ایک دوسرے کے چکمے میں آجاتے ہو۔

صبح کو میں تمہیں سیدھا کرتا ہوں اور شام کو جب آتے ہو۔ صبح کو میں تمہیں سیدھا کرتا ہوں اور شام کو جب آتے ہو تو (ویسے کے ویسے) کمان کی پشت کی طرح ٹیڑھے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سیدھا کرنے والا عاجز آگیا، اور جسے سیدھا کیا جا رہا ہے۔ وہ لا علاج ثابت ہوا، اسے وہ لوگو! جن کے جسم تو حاضر ہیں اور عقلیں غائب اور خواہشیں جُدا جدا ہیں۔ ان پر حکومت کرنے والے ان کے ہاتھوں آزمائش میں پڑے ہوئے ہیں۔

تمہارا حاکم اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ اور تم اس کی نافرمانی کرتے ہو،

اور اہل شام کا حاکم اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ مگر وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خدا کی قسم!

میں یہ چاہتا ہوں کہ معاویہ تم میں سے دس مجھ سے لے لے، اور بدلے میں اپنا ایک آدمی مجھے دے دے،

جس طرح دینار کا تبادلہ درہموں سے ہوتا ہے

اے اہل کوفہ

میں تمہاری تین اور ان کے علاوہ دو باتوں میں مبتلا ہوں

پہلے تو یہ کہ تم کان رکھتے ہوئے بہرے ہو، اور بولنے چالنے کے باوجود گونگے ہو، اور آنکھیں ہوتے ہوئے اندھے ہو۔

اور پھر یہ کہ نہ تم جنگ کے موقعہ پر سچے جوانمرد ہو،

اور نہ قابل اعتماد بھائی ہو۔

اے ان اونٹوں کی چال ڈھال والو کہ جن کے چرواہے گم ہو چکے ہوں اور انہیں ایک طرف سے گھیر کر لایا جاتا ہے تو دوسری طرف سے بکھر جاتے ہیں۔

خدا کی قسم!

جیسا کہ میرا تمہارے متعلق خیال ہے۔ گویا یہ منظر میرے سامنے ہے کہ اگر جنگ شدت اختیار کر لے اور میدان کارزار گرم ہو جائے، تو تم ابن ابی طالب علیہ السلام سے ایسے شرمناک طریقے پر علیحدہ ہو جیسے عورت بالکل برہنہ ہو جائے۔

میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل اور اپنے نبی کے طریقے اور شاہراہ حق پر ہوں (جسے میں باطل کے راستوں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاتا رہتا ہوں۔

اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کو دیکھو، ان کی سیرت پر چلو، اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرو۔ وہ تمہیں ہدایت سے باہر نہیں ہونے دیں گے۔ اور نہ گمراہی و ہلاکت کی طرف پلٹائیں گے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اگروہ کہیں ٹھہریں، تو تم بھی ٹھہر جاؤاور اگروہ انہیں، تو تم بھی اٹھ کھڑے ہو۔ان سے آگے نہ بڑھ جاؤ، ورنہ گمراہ ہو جاؤگے اور نہ (انہیں چھوڑ کر) پیچھے رہ جاؤ، ورنہ تباہ ہو جاؤ گے

میں نے محمد کے خاص خاص اصحاب دیکھے ہیں۔مجھے تو تم میں سے ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا، جو ان کے مثل ہو وہ اس عالم میں صبح کرتے تھے کہ ان کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے خاک سے اٹے ہوتے تھے جب کہ رات کو وہ سجو و قیام میں کاٹ چکے ہوتے تھے۔اس عالم میں کہ کبھی پیشانیاں سجدے میں رکھتے تھے اور کبھی رخسار، اور حشر کی یاد سے اس طرح بے چین رہتے تھے کہ جیسے انگاروں پر ٹھہرے ہوئے ہوں۔اور لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانیوں پر) بکری کے گھٹنوں ایسے گٹے پڑے ہوئے تھے۔جب بھی ان کے سامنے اللہ کا ذکر آجاتا تھا۔تو ان کی آنکھیں برس پڑتی تھیں۔یہاں تک کہ ان کے گریبانوں کو بھگو دیتی تھیں۔وہ اس طرح کانپتے رہتے تھے جس طرح تیز جھکڑ والے دن درخت تھرتھراتے ہیں۔سزا کے خوف اور ثواب کی امید میں۔

خطبہ 105: جنگ صفین میں جب [ع] کے ایک حصہ لشکر کے قدم اکھڑنے کے بعد دوبارہ جم گئے تو فرمایا

میں نے تمہیں بھاگتے اور صفوں سے منتشر ہوتے ہوئے دیکھا (جب کہ) تمہیں چند کھرے قسم کے اوباشوں اور شام کے بدوؤں نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔

حالانکہ تم عرب کے جوانمرد شرف کے راس ورئیس (قوم میں) اونچی ناک والے اور چوٹی والے ہو۔

میرے سینے سے نکلنے والی کراپنے کی آوازیں اسی وقت دب سکتی ہیں کہ جب میں دیکھ لوں کہ آخر کار جس طرح انہوں نے تمہیں گھیر رکھا ہے تم نے بھی انہیں اپنے نرغہ میں لے لیا ہو

اور جس طرح انہوں نے تمہارے قدم اکھیڑ دیئے ہیں، اسی طرح تم نے بھی ان کے قدم ان کی جگہوں سے اکھیڑ ڈالے ہوں۔

تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں قتل کرتے ہوئے اور نیزوں کے ایسے ہاتھ چلاتے ہوئے کہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس سے ان کی پہلی صفیں دوسری صفوں پر چڑھی جاتی ہوں۔ جیسے ہنکائے ہوئے پیاسے اونٹ کہ جنہیں ان کے تالابوں سے دور پھینک دیا گیا ہو، اور ان کے گھاٹوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہو۔"

خطبہ 115: خدا کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کے متعلق فرمایا

جس جس نے تم کو مال و متاع بخشا ہے اسکی راہ میں تم اسے صرف نہیں کرتے اور نہ اپنی جانوں کو اس کے لیے خطرہ میں ڈالتے ہو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔

تم نے اللہ کی وجہ سے بندوں میں عزت و آبرو پائی۔ لیکن اس کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے اس کا احترام و اکرام نہیں کرتے۔

جن مکانات میں اگلے لوگ آباد تھے۔ ان میں اب تم مقیم ہوتے ہو، اور قریب سے قریب تر بھائی گزر جاتے، اور تم رہ جاتے ہو اور اس سے عبرت حاصل کرو۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 117: جب اپنے ساتھیوں کو دعوت جہاد دی اور وہ خاموش رہے تو فرمایا

امیر المؤمنین علیہ السلام نے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں جہاد پر آمادہ کرنا چاہا تو وہ لگو دیر تک چپ رہے، تو آپ ع نے فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا تم گونگے ہو گئے ہو؟ تو ایک گروہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین [ع] اگر آپ چلیں، تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلیں گے۔ جس پر حضرت نے فرمایا:۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تمہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو اور نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو۔ کیا ایسے حالات میں میں ہی نکلوں۔

اس وقت تو تمہارے جوانمردوں اور طاقتوروں میں سے جس شخص کو میں پسند کروں اسے جانا چاہیئے

میرے لیے مناسب نہیں کہ میں لشکر، شہر، بیت المال، زمین کے خراج کی فراہمی، مسلمانوں کے مقدمات کا تصفیہ اور مطالبہ کرنے والوں کے حقوق کی دیکھ بھال چھوڑ دوں اور

لشکر لیے ہوئے دوسرے لشکر کے پیچھے نکل کھڑا ہوں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

اور جس طرح خالی ترکش میں بے پیکاں کا تیر ہلتا جلتا ہے جنبش کھاتا رہوں۔

میں چکی کے اندر کا وہ قطب ہوں کہ جس پر وہ گھومتی ہے جب تک میں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہوں اور اگر میں نے اپنا مقام چھوڑ دیا، تو اس کے گھومنے کا دائرہ متزلزل ہو جائے گا۔ اور اس کا نیچے والا پتھر بھی بے ٹھکانے ہو جائے گا۔ اور اس کا نیچے والا پتھر بھی بے ٹھکانے ہو جائے گا۔

خدا کی قسم! یہ بہت بُرا مشورہ ہے۔

قسم بخدا!

اگر دشمن کا مقابلہ کرنے سے مجھے شہادت کی امید نہ ہو جب کہ وہ مقابلہ میرے لیے مقدر ہو چکا ہو، تو میں اپنی سواریوں کی و(سوار ہونے کے لیے) قریب کر لیتا اور تمہیں چھوڑ چھاڑ کر نکل جاتا

اور جب تک جنوبی و شمالی ہوائیں چلتی رہتیں، تمہیں کبھی طلب نہ کرتا۔

تمہارے شمار میں زیادہ ہونے سے کیا فائدہ جب کہ تم ایک دل نہیں ہو پاتے۔

میں نے تمہیں صحیح راستے پر لگایا ہے کہ جس میں ایسا ہی شخص تباہ و برباد ہو گا جو خود اپنے لیے ہلاکت کا سامان کئے بیٹھا ہو؟ اور جو اس راہ پر جما رہے گا وہ جنت کی طرف، اور جو پھسل جائے گا۔ وہ دوزخ کی جانب بڑھے گا۔

(۱) جنگ صفین کے بعد جب معاویہ کی فوجوں نے آپ [ع] کے مختلف علاقوں پر حملے شروع کر دیے تو ان کی روک تھام کے لیے آپ نے عراقیوں سے کہا لیکن انہوں نے ٹالنے کے لیے یہ عذر تراشا کہ اگر آپ فوج کے ہمراہ چلیں تو ہم بھی چلنے کو تیار ہیں۔ جس پر حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، اور اپنی مجبوریوں کو واضح کیا کہ اگر میں چلوں، تو مملکت کا نظم و ضبط برقرار نہیں رہ سکتا اور اس عالم میں کہ دشمن کے حملے چاروں طرف سے شروع ہو چکے ہیں۔ مرکز کو خالی رکھنا مصلحت کے خلاف ہے۔ مگر ان لوگوں سے کیا توقع کی جا سکتی تھی جنھوں نے صفین کی فتح کو شکست سے بدل کر ان حملون کا دروازہ کھول دیا ہو۔"

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ 121: جنگ کے موقع پر کمزور اور پست ہمتوں کی مدد کرنے کی سلسلہ میں فرمایا

تم میں سے جو شخص بھی جنگ کے موقع پر اپنے دل میں حوصلہ و دلیری محسوس کرے اور اپنے کسی بھائی سے کمزوری کے آثار دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اپنی شجاعت کی برتری کے ذریعہ سے جس کے لحاظ سے وہ اس پر فوقیت رکھتا ہے اس سے (دشمنوں کو) اسی طرح دور کرے، جیسے انہیں اپنے سے دور ہٹاتا ہے۔ اسی لیے کہ اگر اللہ چاہے تو اسے بھی ویسا ہی کر دے۔ بیشک موت تیز ی سے ڈھونڈ ھنے والی ہے نہ ٹھہرنے والا اس سے بچ کر نکل سکتا ہے اور اور نہ بھاگنے والا اسے عاجز کر سکتا ہے۔ بلاشبہ قتل ہونا عزت کی موت ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن ابی طالب کی جان ہے کہ بستر پر اپنی موت مرنے سے تلوار کے ہزار وار کھانا مجھے آسان ہیں۔

اسی خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم (شکست و ہزیمت کے وقت) اس طرح کی آوازیں نکال رہے ہو جس طرح سوسماروں کے اژدہان کے وقت ان کے جسموں کے رگڑ کھانے کی آواز ہوتی ہے۔ نہ تم اپنا حق لیتے ہو اور نہ توہین آمیز زیادتیوں کی روک تھام کر سکتے ہو۔ تمہیں راستے پر کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ نجات اس کے لیے ہے۔ کہ جو اپنے کو جنگ میں جھونک دے اور جو سوچتا ہی رہ جائے اس کے لیے ہلاکت و تباہی ہے۔

خطبہ 122: میدان صفین میں اپنے اصحاب کو فنونِ جنگ کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا

زرہ پوش کو آگے رکھو اور بے زرہ کو پیچھے کر دو اور دانتوں کو بھینچ لو کہ اس سے تلواریں سروں سے اُچٹ جاتی ہیں اور
تیزوں کی انیوں کو پہلو بدل کر خالی دیا کرو کہ اس سے ان سے ان کے رخ پلٹ جاتے ہیں
آنکھیں جھکائے رکھو کہ اس سے حوصلہ مضبوط رہتا ہے اور دل ٹھہرے رہتے ہیں اور
آوازوں کو بلند نہ کرو کہ اس سے بزدلی دور رہتی ہے اور
اپنا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے دو اور نہ اسے اکیلا چھوڑو
اسے اپنے جوانمردوں اور عزت کے پاسبانوں کے ہاتھوں ہی میں رکھو، چونکہ مصیبتوں کے ٹوٹ پڑنے پر وہی لوگ صبر کرتے ہیں اور آگے پیچھے سے اس کا احاطہ کر لیتے ہیں
وہ پیچھے نہیں ہٹتے کہ (اسے) دشمنوں کے ہاتھوں میں سونپ دیں اور نہ آگے بڑھ جاتے ہیں کہ اسے اکیلا چھوڑ دیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہر شخص اپنے مد مقابل سے خود نپٹنے اور دل و جان سے اپنے بھائی کی بھی مدد کر لے اور اپنے حریف کو کسی اور بھائی کے حوالے نہ کرے کہ یہ اور اس کا حریف ایکا کر کے اس پر ٹوٹ پڑیں

خدا کی قسم

تم اگر دنیا کی تلوار سے بھاگے تو آخرت کی تلوار سے نہیں بچ سکتے

تم تو عرب کے جوانمرد اور سربلند لوگ ہو (یاد رکھو کہ) بھاگنے میں اللہ کا غضب اور نہ مٹنے والی رسوائی اور ہمیشہ کے لیے ننگ و عار ہے بھاگنے والا اپنی عمر بڑھا نہیں لیتا اور نہ اس میں اور اس کی موت کے دن میں کوئی چیز حائل ہو جاتی ہے اللہ کی طرف جانے والا تو ایسا ہے جیسے کوئی پیاسا پانی تک پہنچ جائے۔

جنت نیزوں کی انیوں کے نیچے ہے۔ آج حالات پرکھ لیے جائیں گے۔ خدا کی قسم میں ان دشمنوں سے دوبدو ہو کر لڑنے کا اس سے زیادہ مشتاق ہوں جتنا یہ اپنے گھروں کو پلٹنے کے مشتاق ہوں گے

خداوند! اگر یہ حق کو ٹھکرا دیں تو انکے جتھے کو توڑ دے اور انہیں ایک آواز پر جمع نہ ہونے دے

اور ان کے گناہوں کی (پاداش میں انہیں تباہ و برباد کر یہ اپنے موقف (شر و فساد) سے اس وقت تک ہٹنے والے نہیں جب تک تابڑ توڑ نیزوں کے ایسے وار نہ ہوں (کہ جس سے زخموں کے منہ اس طرح کھل جائیں کہ) ہوا کے جھونکے گزر سکیں اور تلواروں کی ایسی چوٹیں نہ پڑیں کہ جو سرون کو شگافتہ کر دیں اور ہڈیوں کے پرخچے اڑا دیں اور بازوؤں اور قدموں کو توڑ کر پھینک دیں اور پے در پے لشکروں کا نشانہ نہ بنائے جائیں اور

ایسی فوجیں ان پر ٹوٹ نہ پڑیں کہ جن کے پیچھے (کمک کے لیے) اور شہسواروں کے دستے ہوں اور جب تک کہ ان کے شہروں پر یکے بعد دیگرے فوجوں کی چڑھائی نہ ہو یہاں تک کہ گھوڑے ان کی زمینوں کو آخر تک روند ڈالیں اور ان کے سبزہ زاروں اور چراگاہوں کو پامال کر دیں۔

سید رضی کہتے ہیں کہ دعق کے معنی روندنے کے ہیں اور اس جملہ کے معنی یہ ہیں کہ گھوڑے اپنے سموں سے ان کی زمینوں کو روند دیں اور نواحر ارضھم سے مراد وہ زمینین ہیں جو ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں۔ عرب اگر یوں کہیں کہ منازل بنی فلاں تتناحر تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ فلاں قبیلے کے گھر ایک دوسرے کے آنے سامنے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

۱) حضرت نے یہ خطبہ جنگ صفین کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ یہ جنگ امیر المؤمنین [ع] اور امیر شاہ معاویہ کے درمیان ۳۷ھ میں خون عثمان کے قصاص کے نام سے لڑی گئی مگر اصل حقیقت اس کے علاوہ کچھ نہ تھی کہ امیر شام جو حضرت عمر کے عہد سے شام کا خود مختار حکمران چلا آرہا تھا۔ حضرت ہاتھوں پر بیعت کر کے شام کی ولایت سے دستبردار ہونا نہ چاہتا تھا اور قتل عثمان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اقتدار کو برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ جیسا کہ بعد کے واقعات اس کے شاید ہیں کہ اس نے حکومت حاصل کر لینے کے بعد خونِ عثمان کے سلسلہ میں کوئی عملی قدم نہ اٹھایا اور بھولے سے بھی قاتلین عثمان کا نام نہ لیا۔ امیر المؤمنین کو اگرچہ پہلے سے اس کا اندازہ تھا کہ اس سے ایک نہ ایک دن جنگ ضرور ہوگی۔ تاہم اس پر اتمام حجت کر دینا ضروری تھا۔ اس لیے جب ۱۲ رجب روز دوشنبہ ۳۶ھ میں جنگ جمل سے فارغ ہو کر وارد کوفہ ہوئے تو جریرابن عبداللہ بجلی کو خطہ دے کر معاویہ کے پاس دمشق روانہ کیا جس میں تحریر فرمایا کہ مہاجرین وانصار میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں لہذا تم بھی میری اطاعت قبول کرتے ہوئے پہلے بیعت کرو اور پھر قتل عثمان کا مقدم میرے سامنے پیش کرو تا کہ میں کتاب وسنت کے مطابق اس کا فیصلہ کروں مگر معاویہ نے جریر کو حیلے بہانوں سے روک لیا اور عمرو ابن عاص سے مشورہ کرنے کے بعد خون عثمان کے بہانہ سے بغاوت شروع کردی اور شام کے س برآوردہ لوگوں کے ذریعہ تنگ نظرو نافہم عوام کو یقین دلادیا کہ حضرت عثمان کے بہانہ سے بغاوت شروع کردی اور شام کے سرپرآوردہ لوگوں کے ذریعہ تنگ نظرونافہم عوام کو یقین دلادیا کہ حضرت عثمان کے قتل کی ذمہ داری حضرت علی پر عائد ہوتی ہے اور وہی اپنے طرز عمل سے محاصرہ کرنے والوں کی ہمت افزائی کرنے والے اور انہیں اپنے دامن میں پناہ دینے والے ہیں اور ادھر حضرت عثمان کا خون آلودہ پیراہن اور ان کی زوجہ نائلہ بنت فرافصہ کی کٹی ہوئی انگلیاں دمشق کی جامع مسجد میں منبر پر لٹکادیں۔ جس کے گرد ستر ہزار شامی دھاڑیں مار مار کر روتے اور قصاصِ عثمان کے عہد وپیمان باندھتے تھے جب معاویہ نے شامیوں کے جذبات اس حد تک بھڑکا دیئے کہ وہ جان دینے اور کٹ مرتنے کے لیے آمادہ ہوگئے تو خونِ عثمان کے قصاص پر ان سے بیعت لی اور حرب وپیکار کے سروسامان کرنے میں مصروف ہو گیا اور جریر کو یہ سارا نقشہ دکھا کر کامران رخصت کر دیا۔

جب امیر المؤمنین [ع] کو جریرابنِ عبداللہ کی زبانی ان واقعات کا علم ہوا تو آپ اس کے خلاف قدم اٹھانے پر مجبور ہو گئے اور مالک بن حبیب پر بوعی کو وادیٔ نخیلہ میں فوجوں کی فراہمی کا حکم دیا چنانچہ کوفہ اور اطراف وجوانب کے لوگ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہاں پر جوق در جوق آنے شروع ہوئے اور بڑھتے بڑھتے ان کی تعداد اسی ۸۰ ہزار سے متجاوز ہو گئی۔ حضرت نے پہلے آٹھ ہزار کا ایک ہراول دستہ زیادہ بن نضر حارثی کی زیر قیادت اور چار ہزار کا ایک دستہ شریح بن ہانی کی زیر سر کردگی شام کی جانب روانہ کیا اور اس مقدمۃ الجیش کی روانگی کے بعد ۵ شوال روز چہار شنبہ خود بھی بقایا لشکر کو لے کر شام کی جانب چل دیئے جب حدود کوفہ سے نکلے تو نماز ظہر ادا فرمائی اور دیر ابو موسیٰ، نہر نرس قبہ قین۔ بابل، دیر کعب، کربلا، ساباط، بُہرسیر، ابنار اور جزیرہ میں منزل کرتے ہوئے مقام رقہ پر پہنچے۔ یہاں کے لوگ حضرت عثمان کے ہوا خواہ تھے اور یہیں پر سماک ابن مخرمہ اسدی بن اسد کے آٹھ سو آدمیوں کے ساتھ مقیم تھا۔ یہ لوگ امیر المؤمنین [ع] سے منحرف ہو کر معاویہ کے پاس جانے کے لیے کوفہ سے نکل کھڑے ہوئے تھے جب انہوں نے حضرت کی فوج کو دیکھا تو دریائے فرات پر سے کشتیوں کا پل اتار دیا تاکہ آپ کی فوج ادھر سے دریا کو عبور کر کے دوسری طرف نہ جاسکے مگر مالک اشتر کے ڈرانے دھمکانے سے وہ لوگ خوفزدہ ہو گئے اور آپس میں مشورہ کرنے کے بعد کشتیوں کو پھر سے جوڑ دیا جس سے حضرت اپنے لشکر شمیت گزر گئے۔ جب دریا کے اس پار اترے تو دیکھا کہ زیاد اور شریح بھی اپنے اپنے دستوں کے ساتھ وہاں پر موجود ہیں چونکہ ان دونوں نے دریائے فرات کے کنارے خشکی کا راستہ اختیار کیا تھا اور یہاں پہنچ کر جب انہیں معلوم ہوا کہ امیر شام اپنی فوجوں کے ہمراہ فرات کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس خیال سے کہ وہ شامی فوج کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ امیر المؤمنین [ع] کے انتظار میں ٹھہر گئے تھے۔ جب ان لوگوں نے اپنے رک جانے کی وجہ بیان کی تو حضرت نے ان کے عذر کو صحیح قرار دیا اور یہاں سے پھر انہیں آگے کی جانب روانہ کر دیا۔ جب یہ فصیل روم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ابوالاعور سلمی سپاہ شام کے ساتھ چھاؤنی ڈالے ہوئے ہے۔ ان دونوں نے امیر المؤمنین [ع] کو اس کی اطلاع دی جس پر حضرت نے مالک بن حارث اشتر کو سپہ سالار بنا کر ان کے عقب میں روانہ کر دیا اور انہیں تاکید فرما دی کہ جنگ میں پہل نہ کریں اور جہاں تک بن پڑے انہیں سمجھانے بجھانے اور حقیقتِ حال پر مطلع کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ مالک اشتر نے وہاں پہنچ کر ان کے تھوڑے فاصلہ پر پڑاؤ ڈال دیا۔ جنگ تو ہر وقت شروع کی جاسکتی تھی۔ مگر انہوں نے ان سے کوئی تعرض نہ کیا اور نہ کوئی ایسا اقدام کیا کہ جس سے جنگ کے چھڑنے کی کوئی صورت پیدا ہوتی ۔ مگر ابوالاعور نے اچانک رات کے وقت ان پر حملہ بول دیا۔ جس پر انہوں نے بھی تلواریں نیاموں سے نکال لیں اور ان کی روک تھام کے لیے آمادہ ہو گئے کچھ دیر تک آپس میں جھڑپیں ہوتی رہیں۔ آخر وہ رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بھاگ کھڑا ہوا۔ جنگ کی ابتدا تو ہو چکی تھی۔ صبح ہوتے ہی عراقیوں کے ایک سپہ سالار ہاشم ابن عتبہ میدان میں آ کھڑے ہوئے۔ ادھر سے بھی فوج کا ایک دستہ مقابلہ کے لیے اترآیا اور دونوں طرف سے جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے آخر مالک اشتر نے ابولاعور کو اپنے مقابلہ کے لیے للکارا۔ مگر وہ ان کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکا اور شام کے وقت اپنے لشکر کو لے کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے دن امیر المؤمنین [ع] بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے اور ہر اول دستوں اور فوجوں کے ہمراہ صفین کے رخ پر چل دیے کہ جہاں معاویہ نے پہلے ہی پہنچ کر مناسب جگہوں پر مورچے قائم کر لیے تھے اور فرات کے گھاٹ پر پہرہ بٹھا کر اس پر قبضہ کر لیا تھا حضرت نے وہاں پہنچ کر اسے فرات پر سے پہرا اٹھالینے کے لیے کہلوایا مگر اس نے انکار کیا جس پر عراقیوں نے تلواریں کھینچ لیں اور دلیرانہ حملہ کر کے فرات پر قبضہ کر لیا۔ جب یہ مرحلہ طے ہو گیا تو حضرت نے بشیر ابن عمرو انصاری سعید بن قیس ہمدانی اور شیث بن ربعی تمیمی کو معاویہ کے پاس بھیجا تا کہ اسے جنگ کے نشیب و فراز سمجھائیں اور مصالحت و بیعت کے لیے آمادہ کریں۔ مگر اس نے یہ جواب دیا کہ ہم کس طرح عثمان کے خون کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے اور اب ہمارا فیصلہ تلوار ہی کرے گی چنانچہ ذی الحجہ ۳۶ھ میں دونوں فریق میں جنگ کی ٹھن گئی اور دونوں طرف سے مردان کارزار اپنے حریف کے مقابلہ کے لیے میدان میں اترآئے۔ حضرت کی طرف سے میدانِ مقابلہ میں آنے والے حجر بن عدی کندی، شیث بن ربیع، خالکد بن معمرہ زیاد بن نصر۔ زیاد بن خصفہ تمیمی، سعید بن قیس، قیس بن سعد اور مالک بن حارث اشتر تھے اور شامیوں کی طرف سے عبدالرحمٰن بن خالک مخزومی، ابوالاعور سلمی حبیب بن مسلمہ فہری، عبداللہ ابن ذی الکلاع حمیری، عبیداللہ بن عمر بن خطاب، شرجیل ابن سمط کندی اور حمزہ بن مالک ہمدانی تھے۔ جب ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہو گیا تو محرم میں جنگ کا سلسلہ روک دینا پڑا اور یکم صفر روز چہار شنبہ سے پھر جنگ شروع ہو گئی۔ اور دونوں فریق تلواروں، نیزوں، تیروں اور دوسرے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہو گئے۔ حضرت کی طرف سے اہل کوفہ کے سواروں پر مالک اشترا اور پیادوں پر معمار بن یاسر اور ہل بصرہ کے سواروں پر سہل بن حنیف اور پیادوں پر قیس بن سعد سپہ سالار متعین ہوئے اور علم لشکر ہاشم بن عتبہ کے سپرد کیا گیا اور سپاہ شام کے میمنہ پر ابن ذی الکلاع اور میسرہ پر جیب بن مسلمہ اور سواروں پر عموبن عاص اور پیادوں پر ضحاک بن قیس امیر سپاہ مقرر ہوئے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پہلے دن مالک اشتر اپنے دستہ کے ساتھ میدان دغا میں آئے اور ادھر سے ان کے مقابلہ میں حبیب بن مسلمہ اپنی فوج کر لے کر نکلا اور دونوں طرف سے خونریز جنگ شروع ہو گئی۔ اور دن بھر تلواروں سے اور نیزے نیزوں سے ٹکراتے رہے دونوں لشکر ایک دوسرے سے قریب ہوئے تو سوار سواروں اور پیادے پیادوں پر ٹوٹ پڑے اور بڑے صبر و استقلال سے ایک دوسرے پر وار کرتے اور سہتے رہے۔

تیسرے دن عمار بن یاسر اور زیاد بن نضر سوار و پیادے لے کر نکلے اور ادھر سے عمرو بن عاص سپاہ کثیر لے کر بڑھا زیاد نے فوجِ مخالف کے سواروں پر اور عمار یاسر نے پیادوں پر ایسے جوش و خروش سے حملے کیے کہ سپاہ دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور وہ تاب مقاومت نہ لا کر اپنی قیام گاہوں کی طرف پلٹ گئے۔

چوتھے دن محمد بن حنفیہ اپنے دستہ فوج کے ساتھ میدان میں آئے اور ادھر سے عبید اللہ بن عمر شامیوں کے لشکر کے ساتھ بڑھا اور دونوں فوجوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

پانچویں دن عبداللہ بن عباس آگے بڑھے اور ادھر سے ولید بن عتبہ سامنے آیا۔ عبداللہ بن عباس نے بڑی پامردی و جرأت سے حملے کئے اور اس طرح جوہر شجاعت دکھائے کہ دشمن میدان چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

چھٹے دن قیس بن سعد انصاری فوج کو لے کر بڑھے اور ان کے مقابلہ میں ذوالکلاع اپنا دستہ لے کر بڑھا اور ایسا سخت دن پڑا کہ قدم قدم پر لاشے تڑپتے اور خون کے سیلاب بہتے ہوئے نظر آنے لگے۔ آخر رات کے اندھیرے نے دونوں لشکروں کو جدا کر دیا:۔

ساتویں دن مالک اشتر نکلے اور ان کے مقابلہ میں حبیب ابن مسلمہ اپنی سپاہ کے ساتھ بڑھا اور ظہر تک معرکہ کارزار گرم رہا۔ آٹھویں دن خود امیر المومنین لشکر کے جلو میں نکلے اور اس طرح حملہ کیا میدان میں زلزلہ آگیا صفوں کو چیرتے اور تیر وسنان کے حملے روکتے ہوئے دونوں صفوں کے درمیان آکھڑے ہوئے اور معاویہ کو للکارا جس پر عمرو ابن عاص کر لیے ہوئے کچھ قریب آیا تو آپ نے فرمایا: ابزرالی فاینا قتل صاحبہ فالامر لہ، تم خود میرے مقابلہ کے لیے نکلو، اور پھر جو اپنے حریف کو مارے وخلافت کو سنبھال لے''۔ جس پر عمرو ابن عاص نے معاویہ سے کہا کہ علی [ع] بات تو انصاف کی کہتے ہیں۔ ذرا جرأت کرو اور مقابلہ کر دیکھو۔ معاویہ نے کہا کہ میں تمہارے تاننے کی وجہ سے اپنی جان گنوانے کے لیے تیار نہیں اور یہ کہہ کر واپس ہو گیا۔ حضرت نے اسے جاتے دیکھا تو مسکرا کر خود بھی لوٹ گیا۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

امیرالمومنین [ع] نے صفین کے میدان میں جس بے جگری سے حملے کئے اسے اعجازی قوت ہی کا کرشمہ کہا جا سکتا ہے چنانچہ جب آپ میدان میں للکارتے ہوئے نکلتے دشمن کی صفین ابتری اور سراسیمگی کے عالم میں منتشر ہو جاتیں اور جی توڑ کر لڑنے والے بھی آپ کے مقابلہ میں آنے سے ہچکچانے لگتے۔ اسی لیے حضرت بعض دفعہ لباس تبدیل فرما کر میدان میں آئے تاکہ دشمن پہچان نہ سکے اور کوئی دوبدو ہو کر لڑنے کے لیے تیار ہو جائے۔ چنانچہ ایک دفعہ عباس ابن ربیعہ کے مقابلہ میں ادھر سے غراز ابن ادہم نکلا اور دونوں داؤ پیچ دکھاتے رہے مگر کوئی اپنے حریف کو شکست نہ دے سکا اتنے میں عباس کو اس کی زرہ کا ایک حلقہ ڈھیلا دکھائی دیا۔ چنانچہ انہوں نے نہایت چابکدستی سے اس حلقہ کو تلوار کی نوک میں پرو لیا اور جھٹکا دے کر زرہ کے حلقے چیڑ والے اور پھرتاک کر ایسا وار کیا کہ تلوار اس کے سینہ کے اندر اتر گئی۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر نعرہ تکبیر بلندی کیا۔ معاویہ اس آواز پر چونکا اور جب اسے یہ معلوم ہوا کہ غراز مارا گیا تو پیچ و تاب کھانے لگا اور پکار کر کہا کہ کوئی ہے جو عباس کو قتل کر کے غراز کا بدلہ لے جس پر قبیلہ بنی لخم کے دو شمشیر زن اٹھ کھڑے ہوئے اور عباس کو اپنے مقابلہ میں للکارا، عباس نے کہا کہ میں اپنے امیر سے اجازت لے آتا ہوں اور یہ کہہ کر حضرت کے پاس اجازت طلب کرنے لیے آئے۔ حضرت نے انہیں روک کر ان کا لباس خود پہن لیا اور انہی کے گھوڑے پر سوار ہر کر میدان میں آگئے۔ لخمی آپ کے عباس سمجھ کر کہنے لگا کہ کیا اپنے امیر سے اجازت لے آئے ہو۔ حضرت نے جواب میں اس آیت کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) جن (مسلمانوں) کے خلاف (کافر) لڑا کرتے ہیں اب انہیں بھی جنگ کی اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ ان کی حدود پر یقینا قادر ہے۔

اب ان میں سے ایک فیل مست کی طرح چنگھاڑتا ہوا نکلا اور آپ پر حمل کیا مگر آپ نے اس کا وار خالی جانے دیا اور پھر اس طرح صفائی سے اس کی کمر پر تلوار چلائی کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے لوگوں نے یہ سمجھا کہ وار خالی گیا ہے مگر جب اس کا گھوڑا اچھلا تو اس کے دونوں ٹکڑے الگ الگ زمین پر جا پڑے۔ اس کے بعد دوسرا نکلا اور وہ بھی چشم زدن میں ڈھیر ہو گیا پھر حضرت نے دوسروں کو مقابلہ کے لیے للکارا مگر دشمن تلوار کے وارے سمجھ گیا کہ عباس کے بھیس میں خود امیر المومنین ہیں اس لیے کسی نے سامنے آنے کی جرأت نہ کی۔

نویں دن میمنہ عبداللہ ابن بدیل کے اور میسرہ عبداللہ ابن عباس کے زیر کمان تھا اور قلب لشکر میں خود امیر المومنین رونقِ افزا تھے اور ادھر سے جیب ابن مسلمہ سپاہ شام کی قیادت کر رہا تھا۔ جب دونوں صفین ایک دوسرے کے قریب

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہوئیں تو بہادروں نے تلواریں سونت لیں اور ایک دوسرے پر بپھرے ہوئے شیر کی طرح جھپٹ پڑے اور ہر طرف رن پر رن پڑنے لگا۔ حضرت کے میمنہ لشکر کا علم بنی ہمدان کے ہاتھوں میں گردش کر رہا تھا۔ چنانچہ جب بھی ان میں سے کوئی شہید ہو کر گرتا تھا تو دوسرا بڑھ کر علم اٹھالیتا۔ پہلے کریب ابن شریح نے علم سپاہ بلند کیا ان کے شہید ہونے پر شرجیل ابن شریح نے پھر مرثد ابن شریح نے پھر ہبیرہ ابن شریح نے پھر ندیم ابن شریح نے ان سب بھائیوں کے مارے جانے کے بعد عمیر ابن بشیر نے بڑھ کر علم لے لیا ان کے شہید ہونے کے بعد حارث ابن بشیر نے اور پھر وہب ابن کریب نے اٹھالیا۔ آج دشمن کا زیادہ زور میمنہ ہی پر تھا اور اس کے حملے اتنے شدید تھے کہ میمنہ لشکر کے قدم اکھڑ گئے اور وہ میدان چھوڑ کر پیچھے ہٹنے لگا اور رئیس میمنہ عبداللہ ابن بدیل کے ہمراہ صرف دو تین سو آدمی رہ گئے۔ امیر المؤمنین [ع] نے جب یہ صورت حال دیکھی تو مالک اشتر سے فرمایا۔ ذرا انہیں پکارو اور کہو کہ کہاں بھاگے جا رہے ہو۔ اگر زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں تو بھاگ کر موت سے بچ نہیں سکے ادھر میمنہ لشکر کی ہزیمت سے قلب لشکر کا متاثر ہونا بھی چونکہ ضرور تھا اس لیے حضرت میسرہ کی طرف مڑ گئے اور صفوں کو چیر کر آگے بڑھ رہے تھے کہ بنی امیہ کے ایک غلام احمر نامی نے حضرت سے کہا کہ خدا مجھے مارے اگر میں آج آپ کو قتل نہ کروں یہ سن کر حضرت کا غلام کیسان اس کی طرف جھپٹا مگر اس کے ہاتھ سے شہید ہو گیا۔ حضرت نے یہ دیکھا تو بڑھ کر اسے دامنِ زرہ سے پکڑ لیا اور اونچا لے جا کر اس طرح زمین پر پٹکا کہ اس کے جوڑ بند الگ ہو گئے اور امام حسن [ع] اور محمد ابن حنفیہ نے بڑھ کر اسے دالبوار میں پہنچا دیا۔ ادھر مالک اشتر کے للکارنے اور شرم و غیرت دلانے سے بھاگنے والے پلٹ پڑے اور پھر جم کر اس طرح حملہ دشمن کو دھکیلتے ہوئے وہیں پہنچ گئے جہاں عبداللہ ابن بدیل نرغہ میں گھرے ہوئے تھے جب انہوں نے اپنے آدمیوں کو دیکھا تو ان کی ہمت بندھ گئی اور تلوار سونت کر معاویہ کے خیمہ کی طرف لپلے مالک اشتر نے انہیں روکنا چاہا۔ مگر وہ نہ رکے اور سات شامیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر معاویہ کی قیام گاہ کے قریب پہنچ گئے۔ معاویہ نے جب انہیں بڑھتے دیکھا تو ان پر پتھراؤ کا حکم دیا جس سے آپ نڈھال ہو کر گر پڑے اور شامیوں نے ہجوم کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ مالک اشتر نے دیکھا تو قبیلہ ہمدان اور بن مذحج کے جنگجوؤں کے ہمراہ معاویہ پر حملہ کرنے کے لیے بڑھے اور اس کے گرد حلقہ کرنے والے حفاظی دستوں کو منتشر کرنا شروع کیا جب ان کے پانچ حلقوں میں سے صرف ایک حلقہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

منتشر ہونے سے رہ گیا تو معاویہ نے گھوڑے کی رکاب میں پیر رکھ دیا اور بھاگنے پر تیار ہو گیا مگر ایک شخص کے ڈھارس بندھانے سے پھر رک گیا۔

ادھر میدان کارزار میں عمار ابن یاسر ہاشم ابن عتبہ کی تلواروں سے اس سرے سے لے کر اس سرے تک تلاطم برپا تھا۔ حضرت معار جدھر سے ہو کر گزرتے تھے صحابہ ہجوم کر کے آپ کے ساتھ ہو لیتے تھے اور پھر اس طرح حملہ کرتے تھے کہ دشمن کی صفوں میں تہلکہ مچ جاتا تھا۔ معاویہ نے جب ان کو بڑھتے دیکھا تو اپنی تازہ دم فوجیں ان کی طرف جھونک دیں۔ مگر آپ تلواروں اور سانوں کے ہجوم میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھاتے رہے آخر ابو عادیہ مری نے آپ پر نیزہ لگایا جس سے آپ سنبھل نہ سکے اور ابن جون نے آگے بڑھ کر آپ کو شہید کر دیا۔ عمار یاسر کی شہادت سے معاویہ کی فوج میں ہلچل مچ گئی کیونکہ ان کے متعلق پیغمبر کا ارشاد تقتل عمار انفئتہ الباغیتہ: عمار ایک باغی گروہ کے ہاتھ سے قتل ہوں گے وہ سن چکے تھے۔ چنانچہ ان کی شہادت سے پہلے ذوالکلاع نے عمرو ابن عاص سے کہا بھی تھا کہ میں عمار کو علی کے ساتھ دیکھ رہا ہوں کیا وہ باغی گروہ ہم ہی تو نہیں جس پر عمرو نے یہ کہا تھا کہ آخر میں عمار ہمارے ساتھ مل جائیں گے مگر جب وہ امیر المؤمنین [ع] کی طرف جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تو اگرچہ باغی گروہ بے نقاب ہو چکا تھا اور کسی تاویل کی گنجائش نہ رہی تھی مگر معاویہ نے شامیوں سے یہ کہنا شروع کیا عمار کے قاتل ہم نہیں بلکہ علی ہیں۔ چونکہ وہی انہیں مدیان جنگ میں لانے والے ہیں۔ امیر المؤمنین [ع] نے یہ پُر فریب حملہ سنا تو فرمایا کہ پھر حمزہ کے قاتل رسول اللہ تھے جو نہیں میدان احد میں لائے تھے۔ اس معرکہ میں ہاشم ابن عتبہ بھی کام آگئے جو حارث ابن منذر کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور ان کے بعد علمِ لشکر ان کے فرزند عبداللہ نے سنبھال لیا۔

جب ایسے ایسے جان نثار ختم ہو چکے تو حضرت نے قبیلہ ہمدان اور ربیعہ کے جوانمردوں سے کہا کہ تم میرے لیے بمنزلہ زرہ اور نیزہ کے ہو۔ اٹھو اور ان باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچاؤ۔ چنانچہ قبیلہ ربیعہ و ہمدان کے بارہ ہزار نبرد آزما شمشیر بکف اٹھ کھڑے ہوئے علم لکشر حصین ابن منذر نے اٹھا لیا اور دشمن کی صفوں میں گھس کر اس طرح تلواریں چلائیں کہ سر کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ لاشوں کے انبار لگ گئے اور ہر طرف خون کے سیلاب بہہ نکلے۔ مگر ان شمشیر زنوں کے حملے کس طرح رکنے میں نہ آتے تھے یہاں تک کہ دن اپنی ہولناکیوں کے ساتھ سمٹنے لگا اور شام کے بھیانک اندھیرے پھیلنے لگے۔ اور وہ دہشت انگیز وبلاخیز رات شروع ہوئی جسے تاریخ میں ''لیلۃ الریر'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ، گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز اور شامیوں کی چیخ پکار کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔امیر المؤمنین [ع] کے باطل شکن نعروں سے ایک طرف دلوں میں ہمت و شجاعت کی لہریں دوڑ رہی تھی۔اور دوسرے طرف سینوں میں کلیجے دہل رہے تھے جنگ اپنے پورے زوروں پر تھی۔ تیر اندازوں کے ترکش خالی ہو چکے تھے نیزوں کی چوبیں ٹوٹ چکی تھی۔ صرف تلواروں سے دست بدست جنگ ہوتی رہی اور کشتوں کے پشتے لگتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہونے تک مقتولین کی تعداد تیس ہزار سے متجاوز ہو گئی۔

دسویں دن امیر المؤمنین کے لشکریوں کے وہی دم خم تھے۔ میمنہ پر مالک اشتر اور میسرہ پر ابن عباس متعین تھے اور تازہ دم سپاہیوں کی طرح حملوں پر حملے کیے جارہے تھے۔شامیوں پر شکست کے آثار ظاہر ہو چکے تھے اور وہ میدان چھور کر بھاگ نکلنے کو تیار ہی تھے کپ پانچ سو ۵۰۰ قرآن نیزوں پر بلند کر کے جنگ کا نقشہ بدل دیا گیا۔ چلتی ہوئی تواریں رک گئیں۔فریب کا حربہ چل نکلا اور باطل کے اقتدار کے لیے راستہ ہموار ہو گیا۔اس جنگ میں ۴۵ ہزار شامی مارے گئے اور ۲۵ ہزار عراقی شہید ہوئے۔

کتاب صفین (نصر ابن مزاحم المنقری المتوفی ۲۱۲ء ھ (تاریخ طبری(

خطبہ 169: میدان صفین میں جب دشمن سے دوبدو ہو کر لڑنے کا ارادہ کیا تو فرمایا

جب صفین میں دشمن سے دوبدو ہو کر لڑنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔

اے اللہ!

اے اس بلند آسمان اور تھمی ہوئی فضا کے پروردگار جسے تو نے شب وروز کے سر چھپانے چاند اور سورج کے گردش کرنے اور چلنے پھرنے والے ستاروں کی آمد و رفت کی جگہ بنایا ہے اور جس میں بسنے والا فرشتوں کا وہ گروہ بنایا ہے۔جو تیری عبادت سے اکتاتا نہیں۔

اے اس زمین کے پروردگار جسے تو نے انسانوں کی قیام گاہ اور حشرات الارض اور چوپاؤں اور لاتعداد دیکھی اور ان دیکھی مخلوق کے چلنے پھرنے کا مقام قرار دیا ہے اے مضبوط پہاڑوں کے پروردگار جنہیں تو نے زمین کے لیے میخ اور مخلوقات

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے لیے (زندگی کا) سہارا بنایا ہے۔ (اے اللہ) اگر تو نے ہمیں دشمنوں پر غلبہ دیا تو ظلم سے ہمارا دامن بچانا اور حق کے سیدھے راستے پر برقرار رکھنا اور

اگر دشمنوں کو ہم پر غلبہ دیا تو ہمیں شہادت نصیب کرنا، اور فریب حیات سے بچائے رکھنا۔

کہاں ہیں عزت و آبرو کے پاسبان؟

اور کہاں ہیں مصیبتوں کے نازل ہونے کے وقت ننگ و نام کی حفاظت کرنے والے باغیرت

(اگر بھاگے تو) ننگ و عار تمہارے عقب میں ہے اور (اگر جمے رہے تو) جنت تمہارے سامنے ہے۔

خطبہ 178: اپنے اصحاب کی مذمت میں فرمایا

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں ہر اس امر پر جس کا اس نے فیصلہ کیا اور ہر اس کام پر جو اس کی تقدیر نے طے کیا ہو اور اس آزمائش پر جو تمہارے ہاتھوں اس نے میری کی ہے۔

اے لوگو!

کہ جنہیں کوئی حکم دیتا ہوں تو نافرمانی کرتے ہیں اور پکارتا ہوں تو میری آواز پر لبیک نہیں کہتے۔

اگر تمہیں (جنگ سے) کچھ مہلت ملتی ہے تو ڈینگیں مارنے لگتے ہو

اور اگر جنگ چھڑ جاتی ہے تو بزدلی دکھاتے ہو۔

اور جب لوگ امام پر ایکا کر لیتے ہیں تو تم طعن و تشنیع کرنے لگتے ہو

اگر تمہیں (جکڑ کر باندھ کر) جنگ کی طرف لایا جاتا ہے۔ تو الٹے پیروں لوٹ جاتے ہو

تمہارے دشمنوں کا برا ہو۔

تم اب نصرت کے لیے آمادہ ہونے اور اپنے حق کے لیے جہاد کرنے میں کس چیز کے منتظر ہو۔

موت کا دن آئے گا اور البتہ آ کر رہے گا تو وہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

درآنحالانکہ میں تمہاری ہم نشینی سے بیزار اور (تمہاری کثرت کے باوجود) اکیلا ہوں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اب تمہیں اللہ ہی اجر دے

کیا کوئی دین تمہیں ایک مرکز پر جمع نہیں کرتا اور غیرت تمہیں (دشمن کی روک تھام پر) آمادہ نہیں کرتی۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ معاویہ چند تندمزاج اوباشوں کو دعوت دیتا ہے اور وہ بغیر کسی امداد و اعانت اور بخشش و عطا کے اس کی پیروی کرتے ہیں

اور میں تمہیں امداد کے علاوہ تمہارے معینہ عطیوں کے ساتھ دعوت دیتا ہوں مگر تم مجھ سے پراگندہ و منتشر ہو جاتے ہو، اور مخالفتیں کرتے ہو

حالانکہ تم اسلام کے رہے سہے افراد اور مسلمانوں کا بقیہ ہو۔

تم میرے کسی فرمان پر راضی ہوتے اور نہ اس پر متحد ہوتے ہو۔ چاہے وہ تمہارے جذبات کے موافق ہو یا مخالف

میں جن چیزوں کا سامنا کرنے والا ہوں ان میں سب سے زیادہ محبوب مجھے موت ہے

میں نے تمہیں قرآن کی تعلیم دی اور دلیل و برہان سے تمہارے درمیان فیصلے کئے اور ان چیزوں سے تمہیں روشناس کیا جنہیں تم نہیں جانتے تھے اور ان چیزوں کو تمہارے لیے خوشگوار بنایا جنہیں تم تھوک دیتے تھے۔

کاش کہ اندھے کو کچھ نظر آئے اور سونے والا (خواب غفلت سے) بیدار ہو۔ وہ قوم اللہ (کے احکام) سے کتنی جاہل ہے کہ جس کا پیشرو معاویہ اور معلم نابغہ #اکا بیٹا ہے۔

خطبہ 179: اس جماعت کے متعلق فرمایا کہ جو خوارج سے مل جانے کا تہیّہ کئے بیٹھی تھیں

حضرت نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو سپاہ کوفہ کی ایک جماعت کی خبر لانے کے لے بھیجا جو خارجیوں سے منضم ہونے کا تہیہ کئے بیٹھی تھی، لیکن حضرت سے خائف تھی۔ چنانچہ جب وہ دشمن پلٹ کر آیا تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا وہ مطمئن ہو کر ٹھہر گئے ہیں یا کمزوری و بزدلی دکھاتے ہوئے چل دیئے ہیں۔ اس نے کہا کہ یا

امیر المومنین [ع] وہ تو چلے گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا، انہیں قوم ثمود کی طرح خدا کی رحمت سے دوری ہو۔ دیکھنا جب نیزوں کے رخ ان کی طرف سیدھے ہوں گے اور تلواروں کے وار ان کی کھوپڑیوں میں پڑیں گے تو اپنے کئے پر پچھتائیں گے۔ آج تو شیطان نے انہیں تتر بتر کر دیا ہے اور کل ان سے اظہار بیزاری کرتا ہوا ان سے الگ ہو جائے گا۔ ان کا ہدایت

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سے نکل جانا گمراہی و ضلالت میں جا پڑنا حق سے منہ پھیر لینا اور ضلالتوں میں منہ زور بال دکھانا ہی ان کے (مستحق عذاب) ہونے کے لیے کافی ہے۔

#اقبیلہ بنی ناجیہ کا ایک شخص خریت ابن راشد جنگ صفین میں امیر المومنین [ع] کے ساتھ شریک تھا مگر تحکیم کے بعد بغاوت پر اتر آیا اور تیس آدمیوں کے ہمراہ حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا۔ واللہ لا اطیع امرک ولا اصلی خلفک وانی غدا المفارق لک خدا کی قسم! نہ میں آپ کا کہنا مانوں گا۔ نہ آپ کے پیچھے نماز پڑھوں گا اور کل آپ سے الگ ہو جاؤں گا ۔جس پر حضرت نے فرمایا کہ تمہیں پہلے اس تحکیم کے وجوہ پر غور کرنا چاہیے تھا اور اس سلسلہ میں مجھ سے بات چیت کرنا چاہیے اگر تمہارا اطمینان نہ ہو تو پھر جو چاہو کرو، اس نے کہا کہ میں کل آؤں گا اور اس کے متعلق گفتگو کروں گا ۔حضرت نے فرمایا: کہ دیکھو یہاں سے جاکر دوسروں کے بہکانے میں نہ آجانا اور کوئی دوسرا راستہ اختیار نہ کرنا۔ اگر تم سمجھنا چاہو گے۔ تو میں تمہیں اس ٹیڑھی راہ سے ہٹا کر شاہراہ ہدایت پر لگا دوں گا۔ اس گفتگو کے بعد وہ واپس ہو گیا۔ مگر اس کے تیور اس امر کے غماز تھے کے بغاوت پر تلا بیٹھا ہے اور کسی طرح سمجھانے سے نہیں سمجھے گا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ وہ معاملہ فہمی کی بجائے اپنی بات پر اڑ گیا اور اپنی منزل پر پہنچ کر اپنے قبیلے والوں سے کہا کہ جب ہم نے امیر المومنین [ع] سے الگ ہونے کا تہیہ کر لیا ہے، تو ان کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں اور ہمیں جو قدم اٹھانا ہے اٹھا لینا چاہیے۔ اس موقع پر عبداللہ بن قعین ازدی بھی ان کی ٹوہ لگانے کے لیے ان کے ہاں پہنچ گئے۔ جب انہوں نے یہ رنگ دیکھا تو مدرک ابن ریان ناجی سے کہا کہ تم اسے سمجھاؤ اور اس کی بغاوت کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ اپنے پورے قبیلے کے لیے تباہی کا باعث بن جائے جس پر مدرک نے اطمینان دلایا کہ اسے کوئی غلط قدم نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔ چنانچہ عبداللہ مطمئن ہو کر واپس پلٹ آئے اور دوسرے دن امیر المومنین [ع] کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام کیفیت سے آپ کو مطلع کیا۔ جس پر حضرت نے فرمایا کہ تم جا کر دیکھو کہ کیا بات ہے اور اس تاخیر کا کیا سبب ہے۔ جب عبداللہ وہاں پہنچے تو وہ سب جا چکے تھے پلٹ کر امیر المومنین [ع] کے پاس آئے تو حضرت نے اس موقع پر یہ کلام فرمایا۔

خریت ابن راشد اور اس کی جماعت کا جو حشر ہوا وہ خطبہ #۴۴ کے تحت ذکر کیا جا چکا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خطبہ198: معاویہ کی غدّاری وفریب کاری اور غداروں کا انجام

خدا کی قسم!

معاویہ مجھ سے زیادہ چلتا پرزہ اور ہوشیار نہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ وہ غداریوں سے چوکتا نہیں اور بدکرداریوں سے باز نہیں آتا۔

اگر مجھے عیاری وغداری سے نفرت نہ ہوتی تو میں سب لوگوں سے زائد ہوشیار وزیرک ہوتا۔ لیکن ہر غداری گناہ اور ہر گناہ حکم الہی کی نافرمانی ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن ہر غدار کے ہاتھوں میں ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا

خدا کی قسم! مجھے ہتھکنڈوں سے غفلت میں نہیں ڈالا جاسکتا اور نہ سختیوں سے دبایا جاسکتا ہے۔

خطبہ210: حق کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لینے والوں کے بارے میں فرمایا

خدایا تیرے بندوں میں سے جو بندہ ہماری ان باتوں کو سنے کہ جو عدل کے تقاضوں سے ہمنوا، اور ظلم وجور سے الگ ہیں

جو دین ودنیا کی اصلاح کرنے والی اور شر انگیزی سے دور ہیں

اور سننے کے بعد پھر بھی انہیں ماننے سے انکار کردے

تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ تیری نصرت سے منہ موڑنے والا، اور تیرے دین کو ترقی دینے سے کوتاہی کرنے والا ہے۔

اے گواہوں میں سب سے بڑے گواہ!

ہم تجھے اور ان سب کو جنہیں تو نے آسمانوں اور زمینوں میں بسایا ہے اس شخص کے خلاف گواہ کرتے ہیں۔

پھر اس کے بعد تو ہی اس نصرت وامداد سے بے نیاز کرنے والا ہے اور اس کے گناہ کا اس سے مواخذہ کرنے والا ہے۔

Presented By: www.jafrilibrary.com